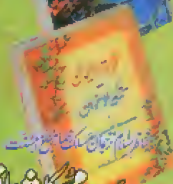


کتابوں کی تلاش و کشف

حق باطل سے کیا بیکار باطل کو جانی تھا

وہابیہ کے بطلان کا انکشاف



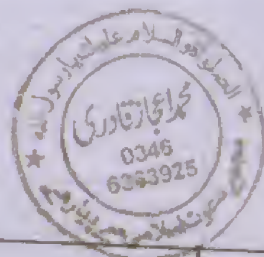
حزبِ وہابیہ کی کوششیں اقبال کی روشنی میں

کرمانیہ کی کتاب

کتابوں کی تلاش و کشف



فہرست



صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
15	مقدمہ	❖
17	اہل سنت کا وہابیہ سے اصولی اختلاف	2
20	وہابیہ کا عقیدہ اتباع سنت نہیں بلکہ فتنہ و فساد ہے	3
23	وہابیہ کا ذاتی مقاصد کی خاطر سنت ترک کرنا	4
25	ترک سنت اور وہابی مذہب	5
27	وہابیہ کے مذہب کی بنیاد جھوٹ پر ہے	6
28	موجودہ اہل حدیث حقیقہ وہابی ہیں	7
29	حضور ﷺ وہابی ہیں (نعوذ باللہ)	8
29	اکابر وہابیہ بے وقوف ہیں	9
30	انگریزوں سے ”وہابی“ نام کی بجائے ”اہل حدیث“ کی منظوری	10
31	وہابیت سے لاطینی کا اعلان	11
32	اہل مکہ و مدینہ کے عمل سے استدلال	12
33	ہر داعی شریخ خواہ کے روپ میں آتا ہے	13

33	وہابی کی وجہ تسمیہ	14
36	وہابی توحید	15
36	اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (نعوذ باللہ)	16
36	اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے (نعوذ باللہ)	17
36	اللہ تعالیٰ مکار ہے (نعوذ باللہ)	18
37	اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں (نعوذ باللہ)	19
37	برے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے (نعوذ باللہ)	20
37	اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے (نعوذ باللہ)	21
38	اللہ کے وزن سے کرسی پھر پھر کرتی ہے (نعوذ باللہ)	22
38	اللہ مجسم ہے (نعوذ باللہ)	23
38	اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے (نعوذ باللہ)	24
39	اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار (نعوذ باللہ)	25
39	اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں (نعوذ باللہ)	26
39	آخرت میں دیدار الہی کا انکار (نعوذ باللہ)	27
39	اللہ جس صورت میں چاہے ظہور فرما سکتا ہے (نعوذ باللہ)	28
40	قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا	29
40	اللہ کا ذکر بدعت ہے	30
40	قبلہ کی طرف پاؤں کرنا جائز ہے	31

41	دہائی تراجم	32
42	عقائد و ہابیہ	
42	نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا تیل گدھے کے خیال سے بدرجہا بدتر ہے (نعوذ باللہ)	34
42	اسماعیل دہلوی کون ہے؟ (حاشیہ)	35
43	امام الانبیاء علیہ السلام اور تمام انبیاء پچھارے بھی ذلیل ہیں (نعوذ باللہ)	36
43	حضور علیہ السلام اور تمام انبیاء بڑے بھائی ہیں (نعوذ باللہ)	37
43	حضور علیہ السلام کی گنوار جیسی حیثیت (نعوذ باللہ)	38
44	انبیاء و اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابو جہل جیسا مشرک ہے (نعوذ باللہ)	39
44	حضور علیہ السلام کو قبر و حشر حتیٰ کہ اپنے حال کا بھی علم نہیں (نعوذ باللہ)	40
44	اگر خدا چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر دے (نعوذ باللہ)	41
44	نبی گاؤں کے چودھری جیسا (نعوذ باللہ)	42
44	نبی، ولی کی تعریف عام آدمی سے بھی کم کرو (نعوذ باللہ)	43
45	حضور علیہ السلام کسی چیز کے بھی مختار نہیں (نعوذ باللہ)	44
45	حضور علیہ السلام کفار جیسے ہیں (نعوذ باللہ)	45
45	نعرہ رسالت و حیدری لگانے والوں کے متعلق فتویٰ	46
46	نبی مرکز مٹی میں ملنے والا ہے (نعوذ باللہ)	47
46	نبی علیہ السلام کو زندہ ماننے والے کا ایمان بے کار ہے (نعوذ باللہ)	48

46	حضور علیہ السلام حرام مال استعمال فرماتے رہے (نعوذ باللہ)	49
46	حضور علیہ السلام مردار خور تھے (نعوذ باللہ)	50
47	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول آیات سے قبل فاسقہ زانیہ سمجھ لیا تھا (نعوذ باللہ)	51
47	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ اور ذکر جائز نہیں (نعوذ باللہ)	52
47	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آنے والی آوازیں شیطان کی چالیں تھیں (نعوذ باللہ)	53
48	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانی شکل میں مدد کرنا شیطان کا مدد کرنا ہے (نعوذ باللہ)	54
48	حضرت زکریا و ابراہیم علیہ السلام پر نامردی کا الزام (نعوذ باللہ)	55
48	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بُت ہے (نعوذ باللہ)	56
48	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک گرانہ واجب ہے (نعوذ باللہ)	57
49	روضہ رسول کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے (نعوذ باللہ)	58
49	حائضہ کیسے درود شریف پڑھنا جائز ہے	59
50	لحمہ فکریہ!	60
51	وہابیت کی شیعیت و مرزائیت نوازی	61
51	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے حُجّت نہیں (نعوذ باللہ)	62
51	صحابہ کرام کے اقوال و افعال حُجّت نہیں (نعوذ باللہ)	63
51	صحابہ کرام کی قرآن مجید کی تفسیر بھی دلیل نہیں (نعوذ باللہ)	64

52	حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت سے انکار	65
52	حضرت علی سب سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے	66
52	حضرت امیر معاویہ کی تعریف کرنے والا سچا مسلمان نہیں	67
53	اہل حدیث شیعان علی ہیں	68
53	یزید کی تعریف و توصیف	69
53	قادیانیوں کے پیچھے نماز جائز اور ان کو مسلمان ماننا	70
54	وہابی فقہ	71
54	کتا، خنزیر اور سانپ حلال ہیں	72
54	دریائی جانور زندہ اور مردہ حلال ہیں	73
54	بجھو کھانا جائز ہے	74
55	کچھوا، کوکرا، گھونگا حلال ہیں	75
56	گواہ حلال ہے	76
57	گھوڑا حلال ہے	77
57	منی پاک ہے	78
58	منی کا کھانا جائز ہے	79
58	کتے کا گوشت، ہڈیاں، خون، بال اور پسینہ پاک ہے	80
58	خون، خنزیر اور شراب پاک ہے	81
59	اُلو حلال ہے	82

59	حلال جانوروں کا پیشاب اور گوبر پاک و حلال ہے	83
60	چوہا اور لومڑی حلال ہے	84
60	شراب میں نمک اور مچھلی ڈالنے سے حلال ہو جاتی ہے	85
60	شراب ملی روٹی کھانا جائز ہے	86
61	شراب کا سرکہ پینا جائز ہے	87
61	کنویں میں کتا گر جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا	88
61	خنزیر اور کتے کا جوٹھا پاک ہے	89
61	پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے	90
62	جماع کے وقت منہ اور سوتے وقت پاؤں قبلہ کی طرف کرنا جائز ہے	91
62	متعہ کنجری بازی جائز ہے	92
62	ماں، بہن، بیٹی سے زنا کی اجازت	93
63	زنا کی اجازت	94
63	مشت زنی واجب ہے اور صحابہ کرام سے منقول ہے (نعوذ باللہ)	95
63	ساس سے جماع و زنا	96
64	باپ بیٹی کی مشترکہ عورت	97
65	بیٹی سے نکاح	98
66	سُسر کا بہو سے جماع و زنا	99
66	نگی نانی، دادی اور بھانجے کی پوتی سے نکاح جائز ہے	100

67	عورت کو داڑھی والے کو دودھ پلانے کی اجازت ہے	101
67	بیوی کا دودھ پینا جائز ہے	102
68	وباہیوں کی نماز کا عجیب منظر	103
68	چند مسائل و ہابیہ	104
69	بحری کتا اور خنزیر حلال ہے	105
69	کتے کا پیشاب اور پاخانہ بھی پاک ہے	106
69	خنزیر اور کتے کا جوٹھا اور لعاب پاک ہے	107
70	منی، خواہ خشک ہو یا تر، گاڑھی ہو یا پتلی پاک ہے	108
70	تمام حلال اور حرام جانوروں کا پیشاب پاک ہے	109
70	عورتوں کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے	110
71	مردار اور خنزیر کے بال اور خنزیر کی ہڈیاں، سینگ، پٹھے، کھریاں اور چونچ بھی پاک ہیں	111
71	گھوڑا، جنگلی گدھا اور جنگلی خنجر حلال ہیں	112
71	جنگلی بیل اور جنگلی چوہا حلال ہیں	113
71	گدھ، کوا، چمگادڑ اور سیبہ حلال ہیں	114
72	اگر کوئی مرد اپنی دیر میں اپنا یا (لوہے، لکڑی یا مُردے یا جانور کا) آگے تناسل داخل کرے تو غسل فرض نہیں ہوتا	115

72	116	اگر کوئی عورت لکڑی کا یا پیسوں کو جوڑ کر آکھ تناسل اپنی دبر میں داخل کرے یا اپنی شرمگاہ میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں ہوتا صرف وضو ٹوٹتا ہے
72	117	اگر کوئی عورت اپنی دبر یا سامنے ٹیبل میں انگلی داخل کرے یا کسی غیر مرد یا خسرے یا مردے یا بچے کا آکھ تناسل داخل کرے اس صفائی سے کہ دبر یا فرج کو نہ لگے تو وضو بھی نہیں ٹوٹتا
73	118	عورتوں کی دبر زنی کرنا حلال ہے
73	119	مرد و عورت ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا
74	120	اپنی انگلی پاخانہ کی جگہ داخل کی یا لکڑی یا لوہے کا آکھ تناسل اپنی دبر میں داخل کیا اگر خشک نکل آئے تو وضو نہ ٹوٹتا
74	121	شہوت کے وقت آکھ تناسل کو پکڑ لینے سے بعد ختم ہونے شہوت کے غسل واجب نہیں ہوتا
74	122	کتے کی کھال کی جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے
75	123	کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے
75	124	انسانی پیشاب میں گندم اور چنے بھگو دیے جائیں اور وہ گندم اور چنے پیشاب میں پھول جائیں تو اس کا کھانا دھو کر جائز ہے
75	125	جانور کے گوہر یا میٹھی یا جگالی میں جو ہو تو اس جو کو دھو کر کھا لینا چاہیے
75	126	نماز میں عورت کو بوسہ اور شہوت سے مس کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

76	چوہا شراب میں گرا پھر شراب سرکہ بن گئی تو وہ شراب پاک ہے	127
76	اگر کسی عورت نے حالتِ نماز میں خاوند کا بوسہ لیا تو بھی نماز نہیں ٹوٹی	128
76	حالتِ روزہ میں مرد اپنے پاخانہ کی جگہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا	129
77	اگر کسی عورت نے روزہ کی حالت میں اپنی انگلی اپنی شرمگاہ میں داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا	130
77	عورتوں کے ساتھ ان کے فرج کے علاوہ حالتِ روزہ میں جماع کیا جاسکتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا	131
77	عورتوں کے ساتھ زبردستی جماع کر لینے سے عورتوں کو روزے کی قضا نہیں پڑتی	132
78	جانوروں، مردوں یا بچوں کے ساتھ حالتِ روزہ میں بد فعلی کرنے سے کفارہ نہیں لازم آتا	133
78	عورت کو بری نظر سے دیکھنے سے بصورتِ انزال روزہ نہیں ٹوٹتا	134
79	حالتِ اعتکاف میں بلا شہوت عورت کی دیر زنی سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا	135
79	حرفِ آخر	136



مُقَدِّمَةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

وہابی نام نہاد اہل حدیث عوام کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور معاذ اللہ اہل سنت و جماعت بریلوی مشرک و بدعتی ہیں لیکن اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ وہابیت کی بنیاد وہی انبیاء و اولیاء کی توہین پر ہے۔ وہابیہ سے اہل سنت و جماعت کے اصولی اختلافات کچھ ایسے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان متنازع عبارات کو پڑھے تو وہ وہابیہ کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا۔ وہابی علماء عوام کو مخالطہ دینے کیلئے اعلیٰ حاضر و ناظر، علم غیب، استمداد و استعانت، نور و بشر، میلاد و عرس اور ختم شریف کے موضوع پر دھواں دھار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل سنی وہابی اختلاف ان مسائل میں ہے حالانکہ اصولی اختلاف ان مسائل میں نہیں بلکہ ہمارا وہابیہ سے اصولی اختلاف ان متنازع عبارات میں ہے جن میں اکابر وہابیہ نے انبیاء و اولیاء کی توہین کی ہے۔ وہابیہ کا بے ادب و گستاخ ہونا تو خود ان کے اکابر کو بھی تسلیم ہے۔

1۔ وہابیہ کے علامہ داؤد غزنوی صاحب کہتے ہیں:

”دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہل حدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں، بلاوجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں، یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی

کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔^۱

انہی کی مزید سُنئے، لکھتے ہیں:

”جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روحانی بددعا کے کر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہہ دیتا ہے۔ پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کے عالم گردانتا ہے۔ جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے۔“^۲

2- وہابیہ کے مجتہد اور مترجم صحاح ستہ ماسوا ترندی علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”غیر مقلدوں کا گردہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے، نہ سلف صالحین اور صحابہ و تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں تفسیر آجکل ہے اس کو بھی نہیں سنتے ہیں۔“^۳

مزید لکھتے ہیں:

”بعض عوام اہل حدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہل حدیث ہونے کیلئے کافی سمجھا ہے، باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں، غیرت، جھوٹ، افتراء سے باک نہیں کرتے، ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں، اپنے سوا تمام

1- داؤد غزنوی صفحہ ۸ مطبوعہ لاہور

2- ایضاً صفحہ ۱۳۶

3- لغات الحدیث صفحہ ۹۱ جلد ۲، حیات، حیدر الزماں صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ کراچی

مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں، بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قہر پرست کہہ دیتے ہیں“ ۱۔

3- وہابیہ کے امام عبد الجبار غزنوی کی سن لیجئے، فرماتے ہیں:

”ہمارے اس زمانہ میں ایک فرقہ نیا کھڑا ہوا ہے جو اتباع حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور درحقیقت وہ لوگ اتباع حدیث سے کنارے ہیں جو حدیثیں کہ سلف و خلف کے ہاں معمول بھاہیں، ان کو ادنیٰ ہی قدر اور کمزور جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں اور صحابہ کے اقوال و افعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور بے ثور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور ان پر اپنے بیہودہ خیالوں اور بیمار فکروں کو مقدم کرتے ہیں“ ۲۔

اختصار مائع ہے ورنہ متعدد حوالہ جات حاضر خدمت کر دیتا۔ ان حوالہ جات سے ہی یہ ثابت ہو گیا کہ وہابیہ انبیاء و اولیاء کے گستاخ ہیں۔

اہل سنت کا وہابیہ سے اصولی اختلاف:

وہابی علماء عوام کو ان مسائل سے بے خبر کرنے کیلئے فروعی مسائل جیسے رفع یدین، آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام وغیرہ کو ایمان و کفر کے مسائل کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں حالانکہ ان مسائل میں اختلاف ان سے ہمارا اصولی و بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارے اس موقف کو وہابی اکابر نے بھی تسلیم کیا ہے۔

1- وہابیہ کے مجتہد علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”اختلاف یہ نہیں ہے ایک رفع یدین کرے دوسرا نہ کرے ایک پکار کر آمین کہے ایک آہستہ جبکہ اختلاف یہ ہے ایک دوسرے سے ناحق جھگڑے، اس کو ستائے“ ۳۔

1- لغات الحدیث صفحہ ۹۱ جلد ۲ مطبوعہ کراچی

2- فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۷ صفحہ ۸ مطبوعہ لاہور

3- تیسرے الباری جلد ۲ صفحہ ۵۳۵ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، لاہور

یہی وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

”وہ (اہل حدیث) رفع یدین کو سنت کہتے ہیں۔“^۱

اور سن لیجیے، لکھتے ہیں:

”سنت کے ترک کو حضرت رسول کریم ﷺ کا خلاف کرنا نہیں کہہ سکتے۔“^۲

اب تو انصاف سے کہیے کہ ان وہابیہ کا ان مسائل میں اہل سنت سے محاذ آرائی کرنا

کہاں تک درست ہے۔

2- وہابیہ کے شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلوی لکھتے ہیں:

”اسی طرح اگر کوئی اہل حدیث بوجہ تحقیق رفع یدین نہ کرے اور آمین بالجبر نہ

کہے یا فاتحہ خلف الامام پر تشدد نہ کرے تو وہ اہل حدیث ہی رہتا ہے مسلک

اہل حدیث سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“^۳

3- وہابیہ کے مؤرخ مسعود عالم ندوی بھی لکھتے ہیں:

”مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی) اور ان ہی جیسے بعض علماء اہل حدیث کی

روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کا عام رجحان فروعی مسائل

تک محدود ہو کر رہ گیا ہے..... موجودہ جماعت اہل حدیث آمین و رفع یدین

اور اس قسم کے دو چار فروعی مسئلوں پر قانع ہو کر رہ گئی ہے بلکہ اب اس کی حیثیت

جماعت سے زیادہ فرقہ کی ہو گئی۔“^۴

اور لکھتے ہیں:

”اہل حدیث سے تحزب (تخریب کاری) اور گروہ بندی کی بو آتی ہے..... ہر

طرف تحزب اور فرقہ بندی کا زور ہے۔ ضرورت اصول پر زور دینے اور فروع

1- تیسرے اباری جلد ۱ صفحہ ۳۶۸

2- تیسرے اباری جلد ۱ صفحہ ۳۶۳

3- خنئی اور اہل حدیث صفحہ ۲

4- ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱ مطبوعہ ۱۱ ہور

میں روادار ہونے کی ہے۔^۱

یہ بیانات سنی حنفی بریلوی علماء کے نہیں ہیں بلکہ وہابی اکابر کی تحریریں ہیں جن سے بہر صورت یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارا وہابیہ سے اصولی اختلاف انبیاء و اولیاء کی توہین کا ہے نہ کہ ان فروعی مسائل کا۔ وہابیہ کا صرف دعویٰ ہی اہل حدیث ہونے کا ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ وہابیہ کے بے ادب اور گستاخ ہونے پر تفصیلی اور روزنی دلائل آپ کو ہماری اس کتاب میں انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ مل جائیں گے۔

1- مسئلہ رفع یدین پر گفتگو کرتے ہوئے وہابیہ کے محدث نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

”اگر کوئی (رفع یدین) نہ کرے تو بوجہ دوسری جانب کی روایات ضعیف کے اس پر کچھ اعتراض نہ کیا جاوے۔“^۲

2- ایک جگہ لکھا ہے:

”بر علمائے حقانی پوشیدہ نیست کہ در رفع یدین بوقت رفتن در رکوع و وقت برداشتن سر از رکوع منازعت و محاصمت و مشامت و مغاصبت کردن خالی از تعصب مذہبی و جہالت نحو اہد بود زیرا کہ رفع و عدم رفع در ہر دو مقام باوقات مختلفہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت است۔“^۳

اس فارسی عبارت کا ترجمہ ہم فتاویٰ نذیریہ کے حاشیہ سے ہی پیش کر رہے ہیں:

”علمائے حقانی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں لڑنا، جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں ہے کیونکہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا، نہ کرنا دونوں ثابت ہیں۔“^۴

3- وہابیہ کے محدث عبد اللہ روپڑی بھی لکھتے ہیں:

1- ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک حاشیہ صفحہ ۲۶

2- فتاویٰ نذیریہ جلد ۳۰، مطبوعہ گوجرانوالہ

3- فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۳ صفحہ ۶۰، فتاویٰ نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱

4- فتاویٰ نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۳ صفحہ ۶۰

”آج کل لوگ معمولی مسائل میں وقت ضائع کرتے ہیں اور اہم مسائل سے غافل ہیں۔ خدا سمجھ دے۔ آمین“۔^۱

4- وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے صاحبزادے علی حسن خان اپنے والد کی بابت لکھتے ہیں:

”والا جاہ مرحوم نماز، حج، گناہ خفی طریقہ پڑھتے تھے“۔^۲
اختصار مانع ہے ورنہ متعدد حوالہ جات ہدیہ قارئین کر دیتا۔

وہابیہ کا مقصد اتباع سنت نہیں بلکہ فتنہ و فساد ہے:

وہابیہ کے مستند عالم عطاء اللہ حنیف بھوجپالی نقل کرتے ہیں:

”مولانا (اسماعیل دہلوی) نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھی، شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ اس وقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی پر عزم جہاد ہے اس لیے میں اس کام سے معذور ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا کوئی بھی اس بار کو اٹھائے گا نہیں اس لیے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے“۔^۳

وہابی عالم کی اس عبارت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ برصغیر میں فتنہ و فساد کی بنیاد امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان نے ڈالی ہے۔ اس پر چند شواہد پیش خدمت ہیں:

1- فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ صفحہ ۱۱ مطبوعہ سرگودھا

2- آثار صدیقی جلد ۲ صفحہ ۶۳ مطبوعہ نولکھور

3- اکمل الایمان صفحہ ۱۳ مطبوعہ لاہور

1- وہابیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

”مولانا محمد اسماعیل شہید مولانا منور الدین کے ہم درس تھے۔ شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب انہوں نے تقویۃ الایمان اور جلاء العینین لکھی اور ان کے اس مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علماء میں ہلچل پڑ گئی۔ ان کے رد میں سب زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا منور الدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۲۳۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کر لیا پھر حرمین شریفین سے فتویٰ منگایا۔“^۱

2- وہابیہ کے مجتہد علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”شدد بعض اخواننا من المتأخرین فی امر الشرک ضیق دائرة الاسلام و جعل الامور المکروهة والمحرمة شرکاً فان کان غرضه من هذا الشرک العملی اعنی الشرک الاصغر او سد الذرائع فاللہ یغفر له و یعفو عنه والا فهو غال و مشدد فی الدین و قال اللہ تعالیٰ لا تغلوا فی دینکم و التشدید فی الدین سیما الخوارج المارقین و الناکثین۔“^۲

”ہمارے بعض متاخرین^۳ نے شرک کے معاملہ میں بہت تشدد کیا ہے اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ مکروہ اور حرام امور کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر ان کی شدت سے ان کا شرک اصغر یا ان امور کا سد باب مقصد ہے تو اللہ ان کو معاف کرے، وگرنہ وہ دین میں سخت غالی اور دین میں تشدد کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ دین میں غلومت کرو۔ دین میں تشدد ان خارجیوں کی نشانی ہے اور دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔“

3- وہابیہ کے قاضی عبدالاحد خانپوری لکھتے ہیں:

1- آزاد کی کہانی صفحہ ۳۶ مطبوعہ لاہور

2- ہدیۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۶ مطبوعہ دہلی

3- اس سے مراد مولوی اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی ہیں۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۶)

”اس زمانے کے جھوٹے اہل حدیث مبتدعین منافقین سلف صالحین جو حقیقت ماجاء الرسول سے جاہل ہیں، وہ صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں ردافض کے، یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہل حدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل تشبیح کے..... مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشبیح ظاہر کر کے حضرت علی اور حسین رضی اللہ عنہما کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلائیں، کچھ پروا نہیں، اسی طرح ان جہال بدعتی کا ذب اہل حدیثوں میں ایک دفعہ رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور جس قدر کفر، بداعتقادی اور الحاد اور زندقہ حقیقت ان میں پھیلا دے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چین بچیں بھی نہیں ہوتے۔“

4- وہابیہ کے امام العصر محمد ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں:

”جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور پرانے کانگریسی ہیں جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لیے ایک نہایت گہری زمین دوز تجویز کے تحت انگریزی پالیسی ”تفرقہ ڈالو اور فتح کرو“ سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصاً اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔“

قارئین کرام! ہماری اس تفصیلی مع الدلائل گفتگو سے یہ بات روز روشن کی طرح

عیاں ہو گئی کہ وہابیہ کا مقصد صرف اور صرف فتنہ و فساد ہے اور اس مذہب ہی فرقہ واریت اور فتنہ و فساد کا موجب انہی وہابیہ کے اکابر تھے۔

جہاں تک ان کے دعویٰ احیاء سنت کا معاملہ ہے وہ بھی آپ ان دلائل سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہابیہ کا مقصد و احیاء سنت نہیں بلکہ فتنہ و انتشار ہے۔

یوسف پیشتر کی کاروائی سنئے، لکھتے ہیں:

”امرِ تر میں یہ گل کھلا کر میں اپنے وطن ضلع مظفر گڑھ میں شادی کرائے چلا گیا ریل نہ ہونے کی وجہ سے کئی دنوں کا سفر تھا۔ راستے میں بھی یہی طریق رہا۔ جہاں نماز پڑھی آئین بالجبر کہی اور شورش ہوئی۔ خدا خدا کر کے اپنے وطن حسین پور ضلع مظفر گڑھ میں پہنچے وہاں بھی اپنے قصبہ (حسین پور) میں آئین بالجبر کہی تو عام شورش ہوئی یہاں تک کہ میرے سسرال والوں نے نکاح دینے سے انکار کر دیا۔“

وہابیہ کا اتباع و احیائے سنت کا دعویٰ بھی بالکل جھوٹ ہے بلکہ اپنے ذاتی مقاصد کی خاطر یہ لوگ اپنے بقول ہی جو اہم سنتیں ہیں ان سے بھی منہ پھیر لیتے ہیں، ان کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ بحمد اللہ ہم اپنے ہر دعویٰ کو وہابیہ کے مسلمہ اکابر سے ثابت کریں گے۔

وہابیہ کا ذاتی مقاصد کی خاطر سنت ترک کرنا:

آپ مسئلہ رفع یدین کو ہی لیجئے یہ لوگ رفع یدین کو فرض تک کہہ دیتے ہیں۔

1- وہابیہ کے امام مسعودی ایسی ہی لکھتے ہیں:

”رفع یدین فرض ہے۔“

2- وہابیہ کے مقتدا نور حسین گرجا کھی لکھتے ہیں:

”رفع یدین سنت مؤکدہ ہے بلکہ واجب ہے اور اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔“

1- فتاویٰ ابوالقاسمی ۴۱

2- اشراق ص ۷۲ مطبوعہ راولپنڈی

3- قرۃ العینین ص ۶۹

- 3- وہابیہ کے علامہ شیخ الحدیث خالد گر جاکھی لکھتے ہیں:
- ”رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا رسول کریم کی سنت متواترہ ہے۔“^۱
- 4- وہابیہ کے محدث عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں:
- ”احتیاط رفع یدین کرنے ہی میں ہے نہ کرنے میں خطرہ ہے کہ نماز میں نقص آئے۔“^۲
- 5,6- وہابیہ کے حکیم صادق سیالکوٹی نیز وہابی مفتی عبدالستار لکھتے ہیں:
- ”(رفع یدین) سنت موكده ہے۔“^۳
- اسی رفع یدین کو یہ لوگ کئی دفعہ اپنے ذاتی مقاصد کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

- 1- وہابیہ کے امام عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں:
- ”انہیں ایام کا ذکر ہے کہ مولوی الوہاب صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ مولوی عبدالحکیم نصیر آبادی جب فلاں جگہ جاتے ہیں تو وہاں کے احناف کی خاطر رفع یدین چھوڑ دیتے ہیں۔“^۴
- 2- وہابیہ کے خواجہ عطاء الرحمن لکھتے ہیں:
- ”مولانا خالد (گر جاکھی) صاحب نے بتایا ہے کہ والد صاحب (نور حسین) ایک دن تہجد کی نماز میں اپنے استاد مولانا علاؤ الدین صاحب کے ساتھ باجماعت ادا کی تو مولانا علاؤ الدین صاحب کو تہجد میں رفع یدین کر کے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ مولانا دن کی نمازوں میں رفع یدین نہ کرتے تھے میں نے پوچھا تو فرمانے لگے: بیٹا! یہ سنت سے ثابت ہے لیکن میں دن کو اس لیے نہیں کرتا تاکہ لوگ بدک نہ جائیں۔ کہنے لگے میں ایک دن اپنے استاد

1- صاۃ النبی ص ۱۶۱

2- فتاویٰ اہل حدیث جلد ۱ ص ۲۶۳

3- صلوٰۃ الرسول ص ۲۳۶، فتاویٰ ستارہ جلد ۳ ص ۵۱

4- البطر البلیغ ص ۲۳

حضرت مولانا غلام رسول صاحب قلعوی کے ساتھ اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو انہوں نے بھی رفع یدین کیا میں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا بیٹا یہ سنت رسول ﷺ ہے ہم لوگ صرف اس لیے نہیں کرتے کہ لوگ بدک نہ جائیں اور ہماری تبلیغ میں رکاوٹ نہ ہو۔^۱

3- وہابیہ کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی سے رفع یدین کے متعلق سوال ہوا، سوال و جواب دونوں ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

سوال: بندہ رفع یدین کو سنت رسول سمجھ کر نماز میں ادا کرتا ہے والدین کا اصرار ہے کہ رفع یدین چھوڑ دو مجھے اس صورت میں سنت رسول پر عمل کرنا چاہیے یا والدین کی اطاعت؟
جواب: بعون الوہاب ان حالات میں والدین کی دلجوئی کیلئے ترک رفع یدین کی گنجائش ہے۔ ہمارے بعض اسلاف تبلیغی مصلحت کے پیش نظر ترک رفع (یدین) پر عامل تھے۔^۲
قارئین کرام! یہ ہے ان کا اتباع سنت کا حال۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ وہابیہ کا مقصد اتباع سنت نہیں بلکہ اپنی نفس پرستی یا مولویت پرستی ہے۔

ترک سنت اور وہابی مذہب

وہابی مذہب میں سنت کو چھوڑنا جائز اور سنت کی خلاف ورزی گناہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے سوال کیا:
سوال: کوئی شخص فرض نماز ادا کرے اور سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ ترک کر دے تو خدا کے پاس اس ترک سنت کا کیا مواخذہ ہوگا۔
جواب: سنتوں کی وضع رفع درجات کیلئے ہے ترک سنن سے رفع درجات میں کمی رہتی ہے، مواخذہ نہیں ہوگا انشاء اللہ۔^۳

1- سوانح مولانا نور حسین گرجا کھی صفحہ ۱۲، ۱۳۔

2- ہفت روزہ الاعتصام لاہور مئی ۱۹۹۰ء

3- فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۸

وہابیہ کے مولوی عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں:

”نوافل و سنن صلوٰۃ کے ترک پر گناہ نہیں“۔

موجودہ وہابیہ نماز میں رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سنت رسول ہے جبکہ وہابی علماء کے بقول سجدوں کے ساتھ رفع یدین بھی سنت ہے مگر یہ سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں کرتے۔ اس کے متعلق ہم اکابر وہابیہ سے چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

1- وہابیہ کے محدث ناصر الدین البانی نے لکھا ہے:

”نبی کریم ﷺ سجدوں کا رفع یدین بھی کرتے تھے“۔

2- البانی کی اسی کتاب کا وہابیہ کے صادق خلیل نے ترجمہ کیا ہے۔ البانی صاحب لکھتے ہیں:

”اور کبھی (نبی کریم ﷺ) سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کرتے۔ اس

حدیث میں جس رفع یدین (سجدوں کے وقت) کا ذکر ہے وہ دس صحابہ سے

مروی ہے اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس، حسن بصری، طاؤس، اس کا

بیٹا عبداللہ، عبداللہ بن عمر کا غلام نافع، سالم، قاسم بن محمد، عبداللہ بن دینار عطاء

اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی نے اسے سنت کہا ہے۔ امام احمد

بن حنبل نے اس سنت پر عمل کیا ہے۔ امام مالک و امام شافعی کا بھی ایک قول

یہی ہے“۔

3- وہابیہ کے علامہ شیخ الحدیث خالد گر جاکھی نے امام بخاری کے رسالہ جز رفع یدین کا

ترجمہ کیا ہے۔ اس میں بھی اُس نے سجدوں کے وقت رفع یدین کو سنت لکھا ہے۔

4- وہابی علماء کے نزدیک سجدوں کے وقت رفع یدین کی حدیث صحیح ہے اس رفع یدین کو

1- فتاویٰ ستارہ جلد ۲ صفحہ ۳۵

2- صفحہ صلاۃ النبی صنفی ۱۳۶ مطبوعہ لاہور

3- نماز نبوی صنفی ۱۳۶، ۱۳۷

4- جز رفع یدین صنفی ۶۶

روکنے والا خطا کار ہے اس کو چھوڑنے والا غفلت اور سُستی سے چھوڑتا ہے۔ اس رفع یدین کے کرنے والے کو سو شہید کا ثواب ملے گا جو اسے ناجائز کہے وہ اسرار شریعت سے محروم ہے جو اس سے روکے وہ معاند حق ہے۔^۱

اب انصاف سے کہیے کہ وہابیہ کا اہل حدیث ہونے کا دعویٰ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں! میں تو کہتا ہوں کہ وہابیہ کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ ہے۔

وہابیہ کے مذہب کی بنیاد جھوٹ پر ہے:

یہاں پر ہم صرف دو حوالہ جات پیش کر رہے ہیں کہ وہابی علماء جھوٹ بولتے ہی نہیں بلکہ جھوٹ گھڑتے بھی ہیں۔

1- وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

”سنیے پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری اور مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں۔“^۲

2- وہابیہ کے علامہ حبیب الرحمن یزدانی کہتے ہیں:

”امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے المصح علی الجورین۔“^۳

یہ وہابی علماء کے اتنے بڑے جھوٹ ہیں اور وہ بھی دین کے نام پر جس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

قارئین کرام! یہ ایسے ہی جھوٹ ہیں جیسا کہ قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

”صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر

دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس

کیلئے آواز آئے گی کہ هذا خلیفة الله المہدی۔“^۴

1- فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۴ صفحہ ۳۰۶، ۳۰۵

2- فتاویٰ ثنائیہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۳، فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۳ صفحہ ۹۱

3- خطبات یزدانی جلد ۴ صفحہ ۲۳۴

4- شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱

اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے اور جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔

حضرات! بخاری و مسلم ایسی کتب نہیں جو مل نہ سکیں، کوئی بھی دیکھ لے۔ بلکہ وہابیہ کی یہ مترجم کتب بازار سے مل جاتی ہیں، نہ قادیانی اپنے جھوٹے نبی کی درج کردہ حدیث آج تک بخاری سے دکھا سکے نہ وہابی یہ مذکور بالا حوالے بخاری سے دکھلا سکیں گے۔ انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ۔

یہ تو امام بخاری پر جھوٹ باندھا گیا۔ ان وہابیہ کے نزدیک تو خدا پر بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔ نعوذ باللہ۔

وہابیہ کے شیخ الاسلام ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری نے وہابیہ ہی کے محدث عبداللہ روپڑی کی عبارت نقل کی ہے:

”خاوند بیوی کا تعلق اور ان کا اتفاق و محبت سے رہنا اس کو شریعت نے اتنی اہمیت دی ہے کہ اس کیلئے اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔“^۱

موجودہ اہل حدیث حقیقتہً وہابی ہیں:

یہ نام نہاد اہل حدیث حقیقت میں وہابی ہیں، نجدی ہیں، شیعہ کی طرح فتنہ بازی کر کے اہل حدیث کہلواتے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ایک دو حوالہ جات حاضر خدمت ہیں۔

1- وہابیہ کے مقتدا داؤد غزنوی کے متعلق لکھا ہے کہ اصلاً وہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تصویر تھے۔^۲

2- وہابیہ کے علامہ حبیب الرحمن یزدانی کہتے ہیں:

”وہابیو! تمہیں وہابی ہونا مبارک ہو“^۳

3- سردار محمد حسنی صاحب بی اے لکھتے ہیں:

1- ہفت روزہ حظیم المحدث یکم ستمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۰، مظالم روپڑی صفحہ ۵۲

2- داؤد غزنوی صفحہ ۶۳

3- خطبات یزدانی جلد ۲ صفحہ ۸۷

”انیسویں صدی کے ابتدا میں ہندوستان میں وہابیت کی تحریک جاری ہوئی تھی آج تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل وہابی ہیں مگر انہیں اور نام سے پکارا جاتا ہے مثال کے طور پر اہل حدیث“۔^۱

4- وہابیہ کا ایک ترجمان لکھتا ہے:

”وہابی خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں“۔^۲

حضور ﷺ کو وہابی ہیں (معاذ اللہ):

وہابیہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:

”آنحضرت فداہ ابی دانی (ﷺ) سخت قسم کے وہابی تھے“۔^۳ (نمود بانہ)

اکابر وہابیہ بے وقوف ہیں:

ہماری قائم کردہ سرخی کو شاید بعض لوگ سخت الفاظ سے تعبیر کریں مگر ہم نے ابتداء ہی میں دعویٰ کر تھا کہ انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ ہم اپنے ہر دعوے کا ثبوت وہابی اکابر کی مستند کتب سے پیش کریں گے تو اس کا بھی ثبوت حاضر ہے۔ اسل عبارت یہ ہے:

سوال: ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو آنحضرت ﷺ کو بھی وہابی کہتے ہیں کیا ایسا کہنا جائز ہے۔ (مستری محمد یوسف گوردچک)

جواب: ایسے لوگ بہت ہی بے وقوف ہیں الخ۔^۴

وہابی عالم اسماعیل سلفی حضور ﷺ کو وہابی قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف وہابی اکابر کا ہی فتویٰ ہم نے پیش کر دیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کو وہابی کہنے والے بہت ہی بے وقوف ہیں تو نتیجہ واضح ہے۔

1- سوانح حیات سلطان ابن سعود صفحہ ۲۶۱

2- ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ جون ۱۹۷۶ء

3- تحریک آزادی فکر صفحہ ۲۹۵، فتاویٰ سلفیہ صفحہ ۱۲۶

4- فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۹ صفحہ ۱۳۹

انگریز سے ”وہابی“ نام کی بجائے ”اہل حدیث“ کی منظوری:

اکابر وہابیہ سے انہی کے مقتدا محمد حسین بنالوی نے انگریزوں سے ان کی خوشامد کر کے ان سے اعلان وفاداری کی بنا پر وہابیہ کا نام ”وہابی“ کی بجائے ”اہل حدیث“ منظور کروایا۔ یہاں صرف اختصار اور حوالہ جات لکھے جاتے ہیں۔

1- وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں:

”چنانچہ یہ دعویٰ ارسال و رسل مولوی محمد حسین بنالوی کا سرہنری و یونیس لفظیٹ گورنر بہادر مملکت پنجاب کے اجلاس میں پیش کیا گیا تھا۔ بجواب درخواست مذکور لفظیٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین (بنالوی) کا شکریہ خیر خواہی ادا کیا لیکن کسی مصلحت سے اچلی کاروانہ کرنا پسند نہ یا بعد اس کے فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی رو بکاری میں استمدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام ”وہابی“ سے پکارے جاتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا عامیۃ موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام ”وہابی“ سے نہ مخاطب کیے جاویں، چنانچہ لفظیٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃ نہ ہو اور خصوصاً جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہیں اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ ہیں ایسے فرقہ موحدین مخاطب نہ ہوں۔“

2- وہابیہ کے مقتدا عبد المجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں:

”لفظ وہابی آپ (محمد حسین بنالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔“

وہابیت سے لاطعلقی کا اعلان:

نام نہاد اہل حدیث وہابیت سے اعلان لاطعلقی کرتے رہے اگرچہ یہ دھوکہ تھا۔ گزشتہ صفحات کے مطالعہ سے آپ پر حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ یہاں بھی اختصاراً صرف ایک دو حوالہ جات لکھے جاتے ہیں۔

- 1- وہابیہ کے مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں:
”ہند کے لوگوں کو وہابیہ نجدیہ سے نسبت دینا کمال نادانی اور نہایت بے وقوفی اور صریح غلطی ہے۔“^۱
 - 2- وہابیہ کے مجتہد محمد حسین بنالوی لکھتے ہیں:
”وہابی باغی و منک حرام“^۲
 - 3- وہابیہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:
”نہ ہی ہم لوگ اہل وہاب یا وہابی کہلاتا پسند کرتے ہیں۔“^۳
 - 4- مدیر رضوان نے اس ہمز لکھ کر کیلئے وہابی کا لقب اہل حق کیلئے اختیار کیا، اللہ کا شکر ہے کہ اس سب و شتم کا دھارا خود بخود ہی کسی اور طرف پھر گیا ہے اور اہل حق اس بیہودہ گوئی سے محفوظ ہو گئے۔^۴
- قارئین کرام! ایک طرف حضور علیہ السلام کو وہابی کہتے ہیں۔ دوسری طرف اس لفظ کو اپنے لیے بے ہودہ گوئی اور سب و شتم سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ آج کل جب انہیں وہابی کہا جاتا ہے تو ایک توجیہ یہ کرتے ہیں کہ ہم ”وہاب“ سے وہابی ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کہ کیا اب خدا تعالیٰ سے تمہارے ان اکابر نے لاطعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔

1- ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۳

2- اشاعت السنۃ جلد ۱۱ شمارہ ۲ صفحہ ۳۳

3- فتاویٰ سلفیہ صفحہ ۱

4- فتاویٰ سلفیہ صفحہ ۱۱۳ تحریک آزادی فکر صفحہ ۲۷

اہل مکہ و مدینہ کے عمل سے استدلال:

وہابی جب قرآن و حدیث سے اپنے مذہب کو ثابت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں تو ائمہ و اہل مکہ و مدینہ کے عمل سے استدلال کیا کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم وہابیہ کے مسلمہ اکابر کی تحریریں پیش کر رہے ہیں۔

1- وہابیہ کے مجتہد علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”زرقانی نے کہا کہ اس اثر سے حجت پکڑی ہے اُن لوگوں نے جو کہتے ہیں اہل مدینہ کا قول و فعل کچھ شرعاً حجت نہیں ہے جو یہ اسانید صحیحہ پیغمبر خدا ﷺ اور اُن کے خلفائے راشدین سے منقول ہے۔ ترجمہ (میں وحید الزماں) کہتا ہے کہ بہت سے اکابر علماء نے تصریح کر دی اس بات کی کہ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگوں کا قول و فعل کچھ سند نہیں ہے کیونکہ دونوں مقاموں میں بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہے۔“^۱

2- وہابیہ کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی لکھتے ہیں:

”تو کون سایہ عمل (جو بیت اللہ میں ہوتا ہے) ہمارے لیے قابل حجت ہے؟ حجت تو صرف کتاب و سنت ہے۔“^۲

3- وہابیہ کے سرخیل سید احمد بریلوی کہتے ہیں:

”وہی (حجاز) سرزمین جہاں دین خلل سے محفوظ رہے گا اگرچہ بدعات سے وہ ملک (عرب) بھی خالی نہیں۔“^۳

4- غلام رسول مہر جو کہ وہابی مؤرخ ہیں، لکھتے ہیں:

”(سید احمد بریلوی) ساری نمازیں حرم میں ادا کرتے تھے..... سید صاحب نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک دوسری جماعتیں ہوں، سب بھائی آرام سے

1- کشف الخطاء ترجمہ موطا امام مالک صفحہ ۶۲ مطبوعہ لاہور

2- ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء

3- سید احمد شبید صفحہ ۷۰۳

بیٹھے قرآن سنتے رہیں جب دوسرے لوگ فارغ ہو جائیں تو اپنی جماعت کھڑی ہو۔^۱

ہرداعی شریخ خواہ کے روپ میں آتا ہے:

ہماری اس گفتگو سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہابیت کی بے ادبی پر بنیاد ہے اور ان کا قرآن وحدیث سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال آجائے کہ وہابی تو بڑے قوم کے خیر خواہ اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں تو اس کا جواب بھی وہابیہ کے اکابر سے پیش کر کے مقدمہ کا اختتام کرتے ہیں۔

وہابیہ کے علامہ حبیب الرحمن یزدانی کہتے ہیں:

”آدم اور حوا علیہ السلام جنت میں رہ رہے ہیں، کھاتے ہیں، پیتے ہیں مگر شیطان نے کہا کہ میں انہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا وہ دشمن بن کر نہیں آتا بلکہ دوست اور خیر خواہ بن کر آتا ہے۔“^۲

بطور شاہد نام نہاد جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب کی بھی سن لیجئے:

”یہ بھی انسان کی عین فطرت ہے کہ وہ برائی کی کھلی دعوت کو کم ہی قبول کرتا ہے عموماً اسے جال میں پھانسنے کیلئے ہرداعی شر کو خیر خواہ کے بھیس ہی میں آنا پڑتا ہے۔“^۳

WWW.NAFSE-ISLAM.COM

وہابی کی وجہ تسمیہ:

وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہے۔ نجدیت اور وہابیت ایک

ہی مذہب ہے۔

۱- ایک وہابی عالم مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں:

۱- سید احمد شہید صفحہ ۳۳۲

۲- خطبات یزدانی جلد ۱ صفحہ ۳۶

۳- تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن لاہور

”وہابیہ کی نسبت عام طور پر شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان نجدی کی طرف کی جاتی ہے۔“^۱

2- ایک وہابی سوانح نگار احمد عبدالغفور عطار لکھتے ہیں:

”وہابی ابن تیمیہ، ابن القیم الجوزیہ اور ان کے تبعین کے مسلک پر چلتے ہیں تو اس میں راہِ ثواب سے کچھ بعد نہیں ہے بلکہ اصح یہی ہے کہ انہی ائمہ کے تبعین میں سے ہیں اور شیخ الاسلام (محمد بن عبد الوہاب نجدی) نے بھی انہی کے طریق کی پیروی کی ہے۔“^۲

3- ایک جگہ لکھا ہے:

”قاعدہ کی رو سے وہابی اس کو کہنا چاہیے جو مجددِ ملت شیخ الاسلام حضرت محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مقلد اور پیرو ہو۔“^۳

4- وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

”اس (محمد بن عبد الوہاب نجدی) کے اتباع اور فوجیوں کو لوگ وہابی کہتے تھے۔“^۴

ایک جگہ ہے:

”وہابی وہی گروہ ہے جو علامہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا پیرو“^۵
اب بطور شہاد اکابر دیوبند کی سن لیجئے۔

1- دیوبندی قطب عالم رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

”محمد بن عبد الوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔“^۶

1- ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۱۵ مطبوعہ حیدرآباد دکن طبع اول

2- محمد بن عبد الوہاب صفحہ ۱۷۷

3- فتاویٰ علما نے حدیث جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۹

4- فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۱۲

5- ایضاً صفحہ ۲۱۵

6- فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۶۶ تا بیانات رشیدیہ صفحہ ۲۲۲

2- دیوبند کے خیر المدارس کے مفتی صاحب لکھتے ہیں:
 ”دوبابی کا لقب محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے پیروکاروں کیلئے ہی مشہور
 ہوا۔“^۱

3- دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:
 ”اس لقب (دوبابی) کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب
 (نجدی) کا تابع یا موافق“^۲

قارئین کرام! ان وہابیہ دیوبندیہ کے ان حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ
 وہابیہ نام نہاد اہل حدیث کو دوبابی خدا تعالیٰ کے صفاتی نام ”وہاب“ کی وجہ سے نہیں کہا جاتا۔
 بلکہ ان کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے دوبابی کہا جاتا ہے جو ان کے اکابر نے بھی تسلیم
 کیا ہے۔



انجمن اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

1- خیر الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۳۷۵

2- امداد الفتاویٰ جلد 5 صفحہ ۲۳۳

وہابی توحید

اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے: (نعوذ باللہ)

- 1- وہابیہ کے شاہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:
”پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد الی قولہ الا لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد“^۱
”پس ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت اللہ کی قدرت سے زیادہ ہے۔“
- 2- وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:
”امکان کذب باری (تعالیٰ) کفر نہیں ہے“^۲

اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے: (نعوذ باللہ)

- وہابیہ کے شاہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:
”تتجزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات (الی) قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است“
یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان وغیرہ سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔^۳

اللہ تعالیٰ متکار ہے: (نعوذ باللہ)

شاہ اسماعیل دہلوی نے لکھا:

1- یک روزہ فارسی صفحہ ۱۸، ۱۷

2- شرح توحید صفحہ ۱۲

3- ایضاح الحق صفحہ ۳۵

”سوال اللہ کے کمرے ڈرا چاہیے۔“^۱

اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں: (نعوذ باللہ)

شاہ اسماعیل دہلوی رقم طراز ہیں:

”سو اس طرح غیب کا دریافت، دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“^۲

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے: (نعوذ باللہ)

اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے۔“^۳

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے: (نعوذ باللہ)

1- وہابیہ کے امام ابن قیم نے لکھا ہے:

”میرا عقیدہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عرش اور کرسی کے اوپر موجود ہے، اللہ نے دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔“^۴

2- وہابیہ کے علامہ وحید الزماں مترجم صحاح ستہ علاوہ ترمذی لکھتے ہیں:

”اللہ جب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو عرش اس سے خالی رہتا ہے یہ قول زیادہ صحیح ہے۔“^۵

3- وہابیہ کے مولوی ابوالحسن مصنف فیض الباری بھی لکھتے ہیں:

”اللہ عرش پر ہے۔“^۶

1- تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶

2- تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰

3- تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ مطبوعہ دہلی

4- قصیدہ نو: صفحہ ۳۱

5- ہدیۃ المہدی ۱/۱۰ مطبوعہ دہلی

6- فتح محمد ۱/۷۱

4- وہابیہ کے امام عبدالسار دہلوی رقمطراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے جو وصف اپنی ذات کیلئے فرمایا ہے (جیسے عرشِ عظیم پر مستوی ہونا) جس نے اس کا انکار کیا وہ بھی کافر ہوا۔“^۱

اللہ کے وزن سے کرسی ہر چر کرتی ہے: (نعوذ باللہ)

وہابیہ کے علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”جب وہ (اللہ) کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگلی بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس (اللہ) کے بوجھ سے ہر چر کرتی ہے۔“^۲

اللہ مجسم ہے:

وہابیہ کے علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:

وله (تعالیٰ) وجه و عین و ید و کف و قبضة و اصابع بمساعد و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل و ساق و کف کما تلیق بذاتہ المقدسة۔^۳

”اللہ تعالیٰ کیلئے اُس کی ذاتِ مقدس کے لائق بلا تشبیہ یہ اعضاء ثابت ہیں: چہرہ، آنکھ، ہاتھ، منہ، کلائی، درمیانی انگلی کے دسٹے سے کہنی تک کا حصہ، سینہ، پہلو، کوکھ، پاؤں، ٹانگ، پنڈلی، دونوں بازو۔“

اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے: (نعوذ باللہ)

وہابیہ کے عبداللہ غزنوی کے شاگرد قاضی عبدالاحد خانپوری نے اپنے سردار اہل حدیث ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے:

”رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔“^۴

1- فتاویٰ ستاریہ ۸۵/۲

2- ترجمہ قرآن و تفسیر وحیدی صفحہ ۵۶ طبع فیصل آباد

3- ہدیۃ الہدی ۹/۱

4- الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۲۳

اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار: (نعوذ باللہ)

- 1- وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں:
”خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضلہ کا باطل عقیدہ ہے۔“^۱
 - 2- وہابیہ کے ہفت روزہ میں ہے:
”اللہ تعالیٰ ذو العرش اپنی ذات سے عرش اعظم پر مستوی اور موجود ہے، وہ ہر مکان میں موجود نہیں ہے بلکہ عرش بریں پر تمام مخلوق سے الگ اور جُدا ہے۔“^۲
- اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں: (نعوذ باللہ)
- وہابیہ کے علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:
” (اللہ کی) صفات افعالیہ کا حدوث اور تغیر اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے۔“^۳
- ایک جگہ لکھا ہے:
”ہمارے اکثر بزرگوں کے نزدیک اللہ کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔“^۴

آخرت میں دیدار الہی کا انکار: (نعوذ باللہ)

- وہابیہ کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے:
”آخرت میں دیدار باری تعالیٰ نہیں ہوگا۔“^۵
- اللہ جس صورت میں چاہے ظہور فرما سکتا ہے: (نعوذ باللہ)
- وہابیہ کے وحید الزماں نے لکھا ہے:

- 1- فتاویٰ ستاریہ ۸۴/۲
- 2- ہفت روزہ الاعتصام لاہور صفحہ ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء
- 3- تیسیر الباری شرح بخاری ۷۳/۴
- 4- ہدیۃ المہدی ۱۰/۱، کنز الخفایں صفحہ ۳
- 5- المیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۲

والظہور فی ای صورۃ شاء۔

”اللہ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔“^۱

تو کیا نیل گدھے کی صورت میں بھی.....؟ (معاذ اللہ)

موصوف نے یہ بھی لکھا:

”اللہ عرش سے اسی طرح اترتا ہے کہ جس طرح ہم منبر سے۔“^۲

قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا:

دہابیہ کے مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں:

”قبروں میں نماز پڑھنا درست نہیں، خواہ قبر نمازی کے آگے ہو یا پیچھے یا ان

کے درمیان لیکن اگر پڑھ لے تو درست ہے۔“^۳

اللہ کا ذکر بدعت ہے:

عورتوں کا جمع ہو کر اللہ کا ذکر تابدعت ہے۔^۴

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا جائز ہے:

1- جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے۔^۵

2- قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونا جائز ہے۔^۶

3- پاخانہ اور جماع کے وقت اللہ کا ذکر کرنے والا گناہگار نہیں ہوتا۔^۷

1- ہدیۃ المہدی/۱/۷

2- ہدیۃ المہدی/۱/۱۱

3- فقہ محمدیہ/۱۰۹/۱

4- فتاویٰ ستاریہ/۶۶/۱

5- فقہ محمدیہ/۱۱/۱

6- فتاویٰ ستاریہ/۱۳۰/۱

7- فقہ محمدیہ/۱۲/۱۳

وہابی تراجم:

چند آیات کے وہابی تراجم ملاحظہ ہوں:

- 1- یہودیوں نے مخفی داؤ کیے، خدا نے ان سے داؤ کیا۔^۱
 - 2- کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں۔^۲
 - 3- (اللہ) کے مکر سے بے خوف ہونا (الغ)۔^۳
 - 4- جو لوگ ایمان لائے، اللہ ضرور ان کو معلوم کر کے رہے گا۔^۴
- قارئین کرام! انصاف کیجئے، توحید کے متعلق وہابیہ کی مستند کتب سے حوالہ جات حاضر ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات اُن کی



مکتب اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

1- ترجمہ قرآن ثناء اللہ امرتسری صفحہ ۶۷

2- کتاب التوحید مترجم صفحہ ۲۷۷

3- کتاب التوحید صفحہ ۲۷۷

4- ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی صفحہ ۳۹۳

عقائد وہابیہ

نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا نیکل گدھے کے خیال سے بدرجہا بدتر ہے (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

از وسوسہ زنا خیال بجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از اشتغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجالال بسویدائے دل انسان می بچید بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چیدگی می بود نہ تعظیم بلکہ سہاں و محترمی بود ایں تعظیم و اجالال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصودی شود بشرک می کشد۔

”(نماز میں) زنا کے وسوسے اپنی بیوی کی جماعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں اپنی

1۔ اسماعیل دہلوی کون ہے؟

وہابیہ کے شیخ الاسلام شامہ اللہ امرتسری نے لکھا کہ شاہ اسماعیل شہید کے اہل حدیث تھے۔

(فتاویٰ ثانیہ/۱/۳۸۳)

احسان الہی ظہیر نے اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب تہذیب الایمان کی اپنی کتاب المبرہینہ میں تعریف کی ہے۔

وہابیہ کا ہفت روزہ ترجمان لکھتا ہے کہ اللہ غریق رحمت کرے جناب مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ کو جن کے

فیض سے اسلام کا یہ غریب خطہ بھی محروم نہ رہا آج جو کچھ بھی اسلام کا چرچا ان دیہات میں نظر آ رہا ہے یہ آپ ہی کے شاگردوں پیغمبر کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ جس کے طفیل مذہب الحمد للہ کے نام کیواؤں کی تعداد بھی تقریباً ۳۰

گاؤں تک پہنچ گئی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء)

2۔ صراط مستقیم صفحہ ۸۶ مطبوعہ مکتبہ الشفاء لاہور

ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو، وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔^۱

امام الانبیاء علیہ السلام اور تمام انبیاء چہار سے بھی ذلیل ہیں (نعوذ باللہ):

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چہار سے بھی ذلیل ہے۔“^۲

”اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے زور و ذر کو تاجیز سے بھی کمتر ہیں۔“^۳

حضور علیہ السلام اور تمام انبیاء بڑے بھائی ہیں (نعوذ باللہ):

”اولیاء، انبیاء، امام، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔“^۴

حضور علیہ السلام کی گنوار جیسی حیثیت: (نعوذ باللہ)

”اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس کے دربار میں یہ حاکمیت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات نکلے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“^۵

1- مراط مستقیم اردو صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱ ترجمہ اکرم جاسمی

2- تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵ مطبوعہ مکتبۃ المستفیہ لاہور

3- تقویۃ الایمان صفحہ ۸۷

4- تقویۃ الایمان صفحہ ۹۲

5- تقویۃ الایمان صفحہ ۸۷

انبیاء و اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابو جہل جیسا مشرک ہے (نعوذ باللہ)
 ”جو کسی (انبیاء و اولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ مشرک
 میں برابر ہے۔“^۱

حضور ﷺ کو قبر و حشرِ حشری کہ اپنے حال کا بھی علم نہیں (نعوذ باللہ):
 ”جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ
 آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ
 دوسرے کا۔“^۲

اگر خُدا اچا ہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر دے (نعوذ باللہ):
 ”اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک ٹھکم کن سے چاہے تو
 کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر
 ڈالے۔“^۳

نبی کی تمثیل:
 ”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا
 سردار ہے۔“^۴

نبی، ولی کی تعریف عام آدمی سے بھی کم کرو (نعوذ باللہ):
 ”کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو جو بشر کی ہی تعریف ہو سو ہی
 کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔“^۵

۱- تقویۃ الایمان صفحہ ۸ مطبوعہ مکتبۃ السلفیہ

۲- تقویۃ الایمان صفحہ ۵۱

۳- تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵

۴- تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶

۵- تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶

حضور علیہ السلام کسی چیز کے بھی مختار نہیں (نعوذ باللہ):

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“۔^۱

حضور علیہ السلام کفار جیسے ہیں (نعوذ باللہ):

”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن سے ثابت ہے“۔^۲

نعرہ رسالت و حیدری لگانے والوں کے متعلق فتویٰ:

وہابیہ کے مولوی اسماعیل غزنوی لکھتے ہیں:

”جو کوئی یا رسول اللہ ﷺ یا یا عباس یا یا عبد القادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو (یا علی) پکارے یا اس کی دہائی دے، اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرتا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرانے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئے گی، گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل ہر حال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔“^۳

ایک مقام پر لکھا ہے:

”جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ (ﷺ) میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ

1- تقویۃ الایمان صفحہ ۶۸

2- خط مکتوب تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۱۲۳ از اسماعیل دہلوی

3- تحفہ وہابیہ صفحہ ۵۹

شخص مشرک ہے اور اس کا خون مباح ہوگا ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔^۱

نبی مرکر مٹی میں ملنے والا ہے: (نعوذ باللہ)

”میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔“^۲

اسے حضور غیث اللہ کی طرف منسوب کیا۔

چیلنج: ہم دنیائے وہابیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ ایسی حدیث جس میں مذکورہ بالا مفہوم الفاظ ہو، دکھا کر منہ مانگا انعام حاصل کرو۔

نبی غیث اللہ کو زندہ ماننے والے کا ایمان بے کار ہے (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے مولوی رفیق خاں پسروری لکھتے ہیں:

”جو اس حی لا یموت (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کو زندہ رہنے والا خیال کرے،

وہ نا سمجھ ہے، اس کا خیال خام اور ایمان بے کار ہے۔“^۳

حضور غیث اللہ حرام مال استعمال فرماتے رہے: (نعوذ باللہ)

وہابیہ کے مناظر عبد القادر روپڑی کے چچا اور سر مولوی عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:

”نبی پاک مٹی بننے والے دوسروں کا قرض اتارنے کیلئے حرام مال کو بھی استعمال میں

لاتے رہے ہیں۔“^۴ (ملخصاً)

حضور غیث اللہ مر دار خور تھے: (نعوذ باللہ)

وہابیہ کے فقیر اللہ مدراسی نے اپنے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ

حضور غیث اللہ مر دار خور تھے۔^۵

۱- تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۸

۲- تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱

۳- اصلاح عقائد صفحہ ۳۰-۳۹

۴- بکرا دیوی صفحہ ۳۱

۵- تفسیر السلف صفحہ ۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نزولِ آیاتِ برأت سے قبل فاسقہ زانیہ سمجھ لیا تھا (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

”جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندھا، ایک مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اہتمام تحقیق برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا میں رہا، اور قلبِ مبارک سے شکِ ذنب کا ان سے قبل از نزولِ آیاتِ برأت کے بارگاہِ قدوس سے رفع نہ ہوا، جب آیاتِ برأت نازل ہوئیں تب یقین ہوا“۔^۱

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ اور ذکرِ جائز نہیں (نعوذ باللہ):

یہی نذیر حسین لکھتے ہیں:

”وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے، وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے“۔^۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک سے آنیوالی آوازیں شیطان کی چالیں تھیں (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

”قبر کوہت بنانا شرک کی ابتداء ہے اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں صورتیں دکھائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی، مردہ باہر نکل آیا باتیں کیں، معانقہ کیا اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ

۱- فتاویٰ نذیریہ ۱/۱۱۳

۲- فتاویٰ نذیریہ ۲/۳ طبع گوجرانوالہ

دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔^۱
حضور ﷺ کا انسانی شکل میں مدد کرنا شیطان کا مدد کرنا ہے (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:
”فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں البتہ کبھی کبھی شیاطین ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں مسیح ہوں محمد ہوں خضر ہوں ابوبکر عمر عثمان علی یا فلاں شیخ طریقت ہوں اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی فلاں شیخ یا خضر ہے۔“^۲

حضرت زکریا و ابراہیم علیہ السلام پر نامردی کا الزام (نعوذ باللہ):

حضرت زکریا و ابراہیم نامرد تھے۔^۳

نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک بُت ہے (نعوذ باللہ):

۱- وہابیہ کی طرف سے سعودی عرب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں لکھا ہے:

فالقبر المعظم المقدس و ثن و صنم بکل معانی۔

”حضور ﷺ کی قبر مقدس ہر لحاظ سے بُت ہے۔“^۴

۲- وہابیہ کے محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بھی انبیاء و اولیاء کی قبور کو بت لکھا ہے۔^۵

حضور ﷺ کا روضہ مبارک گرا نا واجب ہے (نعوذ باللہ):

وہابیہ کے مجدد و اب صدیق حسن بھوپالی کے بیٹے نور الحسن لکھتے ہیں:

۱- کتاب الویلہ صفحہ ۷۰-۶۹ طبع لاہور

۲- کتاب الویلہ صفحہ ۵۶ طبع لاہور

۳- میون زمزم صفحہ ۱۱۶۱ از عنایت اللہ اثری گجراتی

۴- شرح الصدور حاشیہ صفحہ ۲۵

۵- کتاب التوحید صفحہ ۱۰

از بناء بر قبر نمی آمده پس بر چه مرفوع یا مشرف بودن قبر لقمه گراست آید از منکرات شریعت باشد و انکار بر اس و برابر ساختن نجاک واجب است بر مسلمین و بدون فرق در آنکه گویغیر باشد یا غیر۔^۱

”لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز پر جواٹھی ہوئی ہو، قبر کا لفظ صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے۔ اور اس سے منع کرنا اور اس کو ٹھٹھی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے، بغیر کسی امتیاز کے گویغیر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔“

روزہ رسول کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے (نعوذ باللہ):

- 1- حضور علیہ السلام کے روزہ مبارک کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے۔^۲
- 2- مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روزہ مبارک کی نیت سے سفر کرنا نہیں چاہیے بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرے۔^۳
- 3- حافظ عبد اللہ روپڑی نے بھی یہی لکھا ہے۔^۴

حائضہ کیلئے درود شریف پڑھنا جائز ہے:

- عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں ذکر اور درود شریف پڑھنا جائز ہے۔^۵
- رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔^۶
- اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔^۷
- انبیاء لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔^۸

1- عرف الجادی صفحہ ۶۰ از نور الحسن بن نواب صدیق حسن

2- فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۱۵ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ ملخصا

3- فتاویٰ ثنائیہ ۷۸/۱

4- مسئلہ زیارت قبر نبوی صفحہ ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ صفحہ ۱۲

5- فتاویٰ ثنائیہ ۳۵۷/۱

6- تقویۃ الایمان صفحہ ۸۹ مطبوعہ مکتبۃ المستفیہ لاہور

7- تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸، ۱۹ صفحہ ۳۱

8- کتاب التوحید صفحہ ۱۳۷ از محمد بن عبد الوہاب نجدی

حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی نہیں ہوئی بلکہ خواب میں۔^۱
حضور علیہ السلام اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔^۲

لمحہ فکر یہ!

قارئینِ کرام! انصاف کیجئے کہ یہ کسی مسلمان کے عقائد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں!
یہ وہابیت کی حقیقت ہے۔ ہم ان کی کتب معتبرہ سے حوالہ جات پیش کر چکے ہیں۔ ہمارا
وہابیہ سے یہی اختلاف ہے۔

میرے عبدالمصطفیٰ احمد رضا تیرا قلم
دشمنانِ مصطفیٰ کے لیے شمشیر ہے



نفتیس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

1- الطہر البلیغ صفحہ ۱۴۱ از عنایت اللہ اثری

2- کشف الشبهات صفحہ ۱۱۰ از محمد بن عبدالوہاب

وہابیت کی شیعیت و مرزائیت نوازی

حضور غیث اللہ کی رائے حجت نہیں: (نعوذ باللہ)

وہابیوں کے مولوی محمد جونا گڑھی لکھتے ہیں:
 ”شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر خدا ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں“۔
 ایک جگہ لکھتے ہیں:

”عجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے آج ایک انتہی کی رائے کو دلیل اور حجت سمجھنے لگے۔“

صحابہ کرام کے اقوال و افعال حجت نہیں: (نعوذ باللہ)

1- وہابیہ کے محدث نذیر حسین دہلوی اور نور الحسن بھوپالی نے لکھا ہے:

”صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں“۔

2- نذیر حسین دہلوی نے ہی لکھا ہے:

”صحابہ کے افعال حجت نہیں“۔

صحابہ کرام کی قرآن مجید کی تفسیر بھی دلیل نہیں: (نعوذ باللہ)

وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:

1- طریق محمدی صفحہ ۴۰

2- حوالہ بالا

3- فتاویٰ نذیریہ ۱/۲۳۰، عرف الجادی صفحہ ۲۰۷

4- سیرت ثنائی صفحہ ۱۹۹

”صحابہ کرام کی تفسیر حجت اور دلیل قائم نہیں کر سکتی“۔^۱

بھوپالی صاحب ہی لکھتے ہیں:

”علامہ شوکانی (دہلوی) اپنی تالیفات میں ہزار مرتبہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کے موتوفات حجت نہیں ہیں“۔^۲

حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت سے انکار:

”یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ شیخین کی تفضیل ایک اجماعی مسئلہ ہے کیونکہ علماء نے اسے اہلسنت و جماعت کی نشانیوں میں سے نشانی قرار دیا ہے اس لیے کہ ہمیں اجماع کا دعویٰ ہی تسلیم نہیں“۔^۳

حضرت علی سب سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے:

مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”حضرت علی اپنے تئیں سب سے زیادہ خلافت کا مستحق جانتے تھے اور ہے بھی یہی“۔^۴

حضرت امیر معاویہ کی تعریف کرنے والا سچا مسلمان نہیں:

مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں:

”ایک سچے مسلمان کا جس میں ذرہ برابر بھی پیغمبر صاحب کی محبت ہو دل یہ گوارا کرے گا کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے۔“^۵

مولوی وحید الزماں نے لغات الحدیث میں دل کھول کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی

1- بذور الایمان صفحہ ۱۳۹

2- دلیل الطالب صفحہ ۶۱۷

3- ہدیہ الہدیٰ ۱/۱۹۶ از نواب وحید الزماں حیدر آبادی دہلوی

4- حیات وحید الزماں صفحہ ۵-۱۰۴

5- حیات وحید الزماں صفحہ ۱۰۹

تو ہیں کی ہے۔ بلکہ قاضی شوکانی نے تو حضرت امیر معاویہ پر لعنت کا قول کیا ہے۔^۱

اہل حدیث شیعان علی ہیں:

مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں:

”ہم اہل حدیث شیعان علی ہیں“۔^۲

یزید کی تعریف و توصیف:

دہابیہ کی طرف سے ایک کتاب ”رشید ابن رشید“ شائع ہوئی ہے جس میں متعدد دہابی علماء کی تقاریض ہیں اس کے نائیکل صفحہ پر ”امیر المؤمنین سیدنا یزید رضی اللہ عنہ“ تحریر ہے۔ اس میں سرکار امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی اور اقتدار کا چاہنے والا وغیرہ بے شمار توہین آمیز عبارات لکھی ہیں اس کے علاوہ ان کی طرف سے متعدد کتب معارف یزید وغیرہ شائع ہوئیں جن میں یزید کی خوب وکالت کی گئی ہے۔

قادیانیوں کے پیچھے نماز جائز اور ان کو مسلمان ماننا:

دہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

”میراثہ ہب اور عمل ہے کہ ہر کلمہ گو کی اقتداء میں (نماز) جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔“^۳

امرتسری صاحب نے مرزائیوں کو عدالت میں مسلمان مانا اس کا تذکرہ فیصلہ میں موجود ہے اور امرتسری نے اپنی کسی کتاب میں مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کی ہے۔

مزید تفصیل مولانا ضیاء اللہ قادری رحمہ اللہ کی کتاب دہابیت و مرزائیت میں ملاحظہ کریں۔ فقیر راقم الحروف کے پاس دہابیہ کی مرزائیت نوازی پر بہت زیادہ مواد موجود ہے اس پر مستقل کام کروں گا۔ انشاء اللہ!

1- نیل الاوطار ۷/۱۶۸

1- ہدیۃ المہدی ۱/۱۰۰ نزل البرار ۷

2- اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲ پریل ۱۹۱۵ء

وہابی فقہ

کتا، خنزیر اور سانپ حلال ہیں:

وہابیہ کے مجتہد قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

حل جميع حيوانات البحر حتى كلبه و خنزيره و ثعبانه
”سب دریائی جانور حلال ہیں یہاں تک کہ کتا، خنزیر اور سانپ بھی حلال ہیں“۔^۱

دریائی جانور زندہ اور مردہ حلال ہیں:

وہابیہ کے مجدد ذواب صدیق حسن بھوپالی اور ان کے بیٹے مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:
حلال ست از بحرے انچہ زندہ و مردہ گرفتہ۔
”دریائی جانور زندہ اور مردہ حلال ہیں“۔^۲

بجھکھانا جائز ہے:

1- وہابیہ کے مجدد ذواب صدیق حسن بھوپالی کے بیٹے مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:

”بجھکھانا جائز ہے۔“

”بجھکھانا جائز ہے۔“^۳

2- وہابیہ کے مولوی محمد الدین لکھتے ہیں:

”بجھکھانا جائز ہے۔“^۴

1- نیل الاوطار ۲/۷ طبع لاہور

2- بدور الابلہ صفحہ ۲۳۹، عرف الجاری صفحہ ۲۳۸ طبع بھوپال

3- عرف الجاری صفحہ ۲۳۵

4- محمدی زیور (نقد مجاہد) ۲۷/۵ طبع سرگودھا

3- وہابیہ کے مجتہد مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”لومڑی اور بکوردندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔“^۱

4- وہابیہ کے مجدد ذوالحدیث حسن بھوپالی کے نزدیک بھی بکوحلال ہے۔^۲

وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی کا فتویٰ بھی بکوحلال ہونے کا مع سوال ملاحظہ ہو:

سوال: ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکوحک متعلق فرمایا ہے کہ بکوحلال ہے جو شخص بکوکھانا حلال نہ جانے وہ منافق ہے دین ہے۔ اس کی امامت ہرگز جائز نہیں۔ دوسرا شخص بنام محمد کہتا ہے کہ بکوکھانا جائز نہیں ہاں شکار جائز ہے اور بکوحک حلال نہ جانے والے کو منافق ہے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تشدد ہے دونوں میں کس قول کا صحیح ہے۔

جواب: منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ ﷺ کے بخوبی مکرر وہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔^۳

کچھوا، کوکرا، گھونگا حلال ہیں:

وہابیوں کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ بمع سوال ملاحظہ ہو:

سوال: کچھوا، کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال ہیں از روئے قرآن وحدیث جواب ہو۔

جواب:..... حلال ہیں۔^۴

1- کچھوا حلال ہے۔^۵

2- مولوی وحید الزماں حیدر آبادی کے نزدیک بھی کچھوا حلال ہے۔^۶

3- وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں:

1- لغات الحدیث ۲/۲۶ کتاب ”س“ طبع کراچی

2- بدور الابلہ صفحہ ۳۵۱

3- فتاویٰ ستاریہ ۲/۲۱ طبع کراچی

4- فتاویٰ ثنائیہ ۲/۷۰ طبع لاہور

5- فتاویٰ ثنائیہ ۲/۱۳۳

6- لغات الحدیث ۲/۱۷۷ کتاب ”ز“ طبع کراچی

”کچھو حلال ہے“۔^۱

گوہ حلال ہے:

- 1- وہابیہ کے مولوی محی الدین لکھتے ہیں:
”گوہ کھانی جائز ہے“۔^۲
- 2- وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:
”گوہ تو ماکول اللحم حلال ہے“۔^۳
- 3- وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں: ضب یعنی گوہ حلال ہے۔^۴
- 4- وہابیہ کے مولوی ابوسعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں: یہ صحیح ہے کہ ضب حلال ہے۔^۵
- 5- وہابیہ کے مولوی داؤد راز لکھتے ہیں: عام اہل لغت ضب کا ترجمہ سوسار (گوہ) ہی لکھتے ہیں۔^۶
- 6- وہابیہ کے مجتہد وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں: گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے۔^۷
- 7- وہابیہ کے محدث مولوی عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں: گھوڑا اور گوہ حلال ہیں۔^۸
- 8- وہابیہ کے مولوی عبدالستار دہلوی کے فتاویٰ میں ہے کہ گوہ کا گوشت بھی حلال ہے۔^۹

-
- 1- تفسیر ستاری صفحہ ۳۲۶
 - 2- محمدی زیور ۳۷۹/۵
 - 3- فتاویٰ ثنائیہ ۳۰۴/۲
 - 4- تفسیر ستاری صفحہ ۳۲۶
 - 5- فتاویٰ ثنائیہ ۱۳۳/۲
 - 6- فتاویٰ ثنائیہ ۱۳۳/۲
 - 7- لغات الحدیث ۶۶/۲ کتاب ”ضب“
 - 8- فتاویٰ اہل حدیث ۵۵۷/۲ طبع سرگودھا
 - 9- فتاویٰ ستاریہ ۱۵۲/۳ طبع کراچی

گھوڑا حلال ہے:

- 1- وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی کے فتاویٰ میں ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔^۱
- 2- وہابیہ کے مولوی عبدالستار حماد لکھتے ہیں کہ گھوڑا حلال ہے۔^۲

منی پاک ہے:

- 1- وہابیہ کے مجدد و اب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:
در نجاست منی آدمی دلیلی نیامدہ۔
”آدمی کی منی کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں آئی۔“^۳
الحق ان الاصل الطہارۃ
”حق بات یہ ہے کہ منی کی اصل پاک ہے۔“^۴
 - 2- وہابیہ کے مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں کہ صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے۔^۵
 - 3- وہابی مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:
منی ہر چند پاک است۔
”منی ہر حالت میں پاک ہے۔“^۶
 - 4- مولوی وحید الزماں وہابی لکھتے ہیں کہ منی پاک ہے۔^۷
 - 5- وہابیہ کے شیخ النکل مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں کہ منی پاک ہے۔^۸
-
- 1- فتاویٰ ستاریہ ۱۵۱/۳
 - 2- فتاویٰ اصحاب الحدیث ۳۳۳/۱ طبع لاہور
 - 3- بدور الاحلۃ صفحہ ۱۵
 - 4- دلیل الطالب صفحہ ۳۳۳، روضۃ الندیہ ۱۹/۱ طبع کراچی (واللفظ الآخر
 - 5- فتوح محمد یہ نکاح ۱/۱
 - 6- عرف الجادی صفحہ ۱۰
 - 7- کنز الحقائق صفحہ ۱۶، لغات الحدیث ۱۵/۳ کتاب فہرست الباری ۱/۲۰۷، نزول الابرار ۱/۳۹
 - 8- فتاویٰ نذیریہ ۱/۳۲۵ طبع گوجرانوالہ

منی کا کھانا جائز ہے:

وہابیہ کے مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں کہ مرد و عورت دونوں کی منی پاک ہے اور جب منی پاک ہے تو آیا اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔^۱
معلوم ہوا کہ بعض وہابی اس کا کھانا جائز سمجھتے ہیں۔

کتے کا گوشت، ہڈیاں، خون، بال اور پسینہ پاک ہے:

وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:
وحدیث ولوغ کلب نجاست تمامہ کلب از لحم وعظم ودم وشعر و عرق نیست بلکہ اس حکم فقط مختص بولوغ اوست الحاشیہ بقیاس ہر ولوغ سخت بعید است۔^۲
مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:

پس دعویٰ نجس عین بودن سگ و خنزیر و پلید بودن خر و دم مسفوح و حیوان مردار نا تمام ست۔

”پس کتے، خنزیر، شراب و خون بہنے والا اور مردہ جانور کے ناپاک ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔“^۳

خون، خنزیر اور شراب پاک ہے:

وہابی مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:
”خون پاک ہے۔“^۴

خنزیر کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال صحیح نہیں ہے بلکہ اس کے پاک ہونے

۱- فقہ محمدیہ ۱/۲۱

۲- بدایہ النہجہ صفحہ ۱۶

۳- فہم الجادی صفحہ ۱۰

۴- بدایہ النہجہ صفحہ ۱۸

پر دال ہے۔^۱

شراب پاک ہے۔^۲

مولوی وحید الزماں کے نزدیک بھی شراب پاک ہے۔^۳

الکو حلال ہے:

وہابیہ کے شیخ اکمل مولوی نذیر حسین دہلوی الکو کو حلال بتلاتے ہیں۔^۴

حلال جانوروں کا پیشاب اور گوبر پاک و حلال ہے:

- 1- وہابیہ کے محدث عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:
”ماکول اللہم کا گوبر پیشاب تک پاک اور حلال ہے۔“^۵
- 2- وہابی مفتی عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں:
”ماکول اللہم کا بول و براز پاک ہے۔“^۶
- 3- وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے۔^۷
- 4- مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ
والمنی طاهر ویول مایو کل لحمہ ومالایو کل لحمہ من حیوانات
”منی پاک ہے اور حلال و حرام جانوروں کا پیشاب بھی پاک ہے۔“^۸

1- بدورالاحلیہ صفحہ ۱۶، دلیل الطالب صفحہ ۴۴

2- بدورالاہلیہ صفحہ ۱۵، عرف الجادی صفحہ ۲۳، دلیل الطالب صفحہ ۴۴

3- نزل الابرار صفحہ ۲۹۹، لغات اللہ یث ۱/۶۰ کتاب الف

4- الحیات بعد الممات صفحہ ۵ طبع سانگھری

5- فتاویٰ اہل حدیث ۲/۲۶۶

6- فتاویٰ ستاریہ ۱/۶۳

7- لغات اللہ یث ۲/۳۸ کتاب ”زکریٰ“ کثر الحق صفحہ ۱۳

8- نزل الابرار ۱/۴۹، کثر الحق صفحہ ۱۳

5۔ وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری کا ایک فتویٰ ملاحظہ ہو:

سوال: اونٹ کا پیشاب پینا مریض کیلئے حدیث میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے کیسے جائز ہوا۔
ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں، کیا باعث اعتراض ہے۔

جواب: حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت ہو، نہ پیئے
لیکن حلت (حلال ہونے) کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے

لا باس بیول مایو کل لحمہ^۱

چوہا اور لومڑی حلال ہے:

مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”جو کہ تو وہی جانور ہیں جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمادیے یا حدیث میں

لیکن بہت سے جانور ایسے ہیں جن کو اللہ اور رسول ﷺ نے حرام نہیں کیا جیسے گھوڑ

پھوڑ، بچو، چوہا، گھونس وغیرہ“ (یہ حلال ہیں)۔^۲

لومڑی اور بچوہ درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔^۳

شراب میں نمک اور مچھلی ڈالنے سے حلال ہو جاتی ہے:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”شراب میں یہ چیزیں (مچھلی اور نمک) ڈال کر رکھ دو..... اس کا پینا درست

ہو جاتا ہے۔“^۴

شراب ملی روٹی کھانا جائز ہے:

مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

1- فتاویٰ ثنائیہ ۶۷/۲

2- لغات الحدیث ۸۵/۳ کتاب ”ق“

3- لغات الحدیث ۲۶/۲ کتاب ”س“

4- لغات الحدیث ۶/۲ کتاب ”ذ“

”محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے۔۔۔۔۔ جب روٹی پک گئی تو شراب مفقود ہو گئی، آگ پر جل گیا اب روٹی حلال ہے۔“^۱

شراب کا سرکہ پینا جائز ہے:

مولوی عبداللہ روپڑی وہابی لکھتے ہیں:

”شراب اتفاقہ دھوپ میں پڑی رہنے سے سرکہ بن جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔“^۲

بعض علماء اس (شراب کے سرکہ) کو حلال کہتے ہیں۔^۳

شراب کا سرکہ بنا ہو تو اس کا پینا جائز ہے۔^۴

کنویں میں کتا گر جائے تو یانی پلید نہیں ہوتا:

وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی نذیر حسین دہلوی نے یہی فتویٰ دیا ہے۔^۵

خزیر اور کتے کا جوٹھایا پک ہے:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

”خزیر اور کتے کا جوٹھایا پک ہے۔“^۶

پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے:

وہابی مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں:

1- لغات الحدیث ۱۲۹/۱ کتاب ”خ“

2- فتاویٰ اہل حدیث ۵۶۵/۲

3- فتاویٰ اہل حدیث ۵۶۷/۲

4- اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء

5- فتاویٰ ثنائیہ ۶۱۴/۱، فتاویٰ نذیریہ ۳۲۸/۱

6- ہدیۃ المہدی ۳۷/۱ طبع دہلی

”پانچھانے کے وقت قبلہ کو منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے“۔^۱

جماع کے وقت منہ اور سوتے وقت پاؤں قبلہ کی طرف کرنا جائز ہے:

وہابی مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں:

”جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے“۔^۲

سوتے وقت پاؤں قبلہ کی طرف درست ہے۔^۳

متعہ کنجھری بازی جائز ہے:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

و كذلك بعض اصحابنا في نكاح المتعة فجوزوها لانه كان ثابتاً

جائزاً في الشريعة

”اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے اس لیے کہ

متعہ شریعت میں جائز اور ثابت ہے“۔^۴

وہابیوں کے مولوی عبدالوہاب دہلوی اور عبدالستار دہلوی کے نزدیک بھی متعہ جائز

ہے۔^۵

ماں بہن بیٹی سے زنا کی اجازت:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

ولو دخل بالمحرمۃ فلما مهر المثل۔

”اگر کسی شخص نے محرمات (ماں بہن بیٹی وغیرہ) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر کی

1- فقہ محمدیہ کلاں ۱/۱۰۱۱، صلوٰۃ النبی صفحہ ۴۱

2- فقہ محمدیہ ۱/۱۱

3- فتاویٰ ستاریہ ۱۳۰/۱

4- نزل الابرار ۲/۳۳ طبع بنارس

5- اخبار محمدی دہلی صفر ۱۵ یکم جنوری ۱۹۴۱ء

مثل ادا کرنا پڑے گا۔^۱

زنا کی اجازت:

وہابی مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:

ہر کہ مکرمہ باشد بزنا اور زنا جائز است وحد غیر واجب چہ احکام شرعیہ مقید با اختیار است۔

”جو شخص زنا پر مجبور کیا جائے، اس کو زنا کرنا جائز ہے اس پر حد واجب نہیں کیونکہ احکام شرعیہ اختیار سے مقید ہیں۔“^۲

مشت زنی واجب ہے اور صحابہ کرام سے منقول ہے: (نعوذ باللہ)

وہابی مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:

بالجملہ استزوال منی بکف و پھیڑے از جمادات نزداعائے حاجت مباح است ولا سیما چوں فاعل خاشی از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اقل احوال نظر یا زیست باشد کہ دریں حسین مندوب است بلکہ گاہے واجب گردد بلکہ بعض اہل علم نقل ایں استمنا از صحابہ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی نکالنا قوت شہوانی کے وقت مباح ہے۔ خاص کر جب فاعل کو گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کر دیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ واجب بھی ہو جاتا ہے۔^۳

ساز سے جماع وزنا:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

1- نزل الامراء ۲/۲۱

2- عرف الجادی صفحہ ۲۰۸

3- عرف الجادی صفحہ ۲۰۷

و کذلک لو جامع ام امراته لا تحرم علیہ امراته
 ”اور اس طرح اگر کسی شخص نے ساس سے جماع کیا تو اس پر اس کی عورت
 حرام نہیں ہوتی۔“^۱

ولو قبل ام امراته بشهوة او بلا شهوة فی ای موضع کان لم تحرم
 علیہ خلافا للاحناف و کذلک لو مسها او عانقها او قرصها او عضلہا
 ”اگر کسی شخص نے ساس کا شہوت کے ساتھ یا بغیر شہوت کے کسی بھی جگہ کا
 بوسہ لیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ خفی اس کے خلاف ہیں اور اسی
 طرح ساس کو ہاتھ لگائے یا معانقہ کرے یا کھرچے یا کانے تو بھی اس کی
 عورت اس پر حرام نہیں ہوگی۔“^۲

اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔^۳
 مولوی عبدالستار وہابی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔^۴

باپ بیٹے کی مشترکہ عورت:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:
 فلو زنا بامراة تحل لہ امہا و بنتہا و کذلک لو زنا ابنہ بامراة تحل لابنہ
 و کذلک لو زنا ابوہ بامراة فتحل لابنہ
 اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اسی زانی کیلئے حلال
 ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت
 اس بیٹے کے باپ کیلئے بھی حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے باپ نے کسی
 عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کیلئے بھی حلال ہے۔^۵

1- نزل الامارۃ ۲/۲۸

2- نزل الامارۃ ۲/۲۸

3- لغات الحدیث ۲/۳۶ کتاب ”ز“

4- فتاویٰ اصحاب الحدیث ۱/۳۳۹

5- نزل الامارۃ ۲/۲۱

وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

”باپ کی مزنہ اور زانی اور زانیہ کا نکاح باپ کی مزنہ سے نکاح منع کرنے کی کوئی دلیل نہیں“۔^۱

بیٹی سے نکاح:

۱- وہابی مولوی نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں:

جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی، اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اسی لیے کہ محرمات کا ذی محرم کیلئے شرعی ہے اور شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے کہ جو حکم الہی و بدعتی کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوق پانی سے لاحق ہے اگر اسی کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہو لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے کہ اس طرق سے نسبت ثابت ہوئی بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ (اپنے نطفہ کی لڑکی جو زنا سے پیدا ہوئی نکاح جائز ہے)۔^۲

۲- مولوی ثناء اللہ امرتسری سے سوال ہوا، سوال اور اس کا جواب دونوں ملاحظہ فرمائیں:

سوال: رات کو اپنی بی بی کو جگانے کیلئے اٹھا، غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو گیا۔ (ملخصاً)

جواب: مسئلہ ہذا اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں..... یہ تو صرف دست درازی ہے بلکہ اگر (بیٹی یا ساس سے) فعل (زنا) بھی کر گزرے تو مزنہ کی ماں یا بیٹی فاعل پر حرام نہیں ہوتی۔^۳

۳- مولوی عبدالستار دہلوی کے فتاویٰ میں بھی ہے کہ زانیہ کی لڑکی سے زانی کا نکاح جائز

۱- اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۱۶ء

۲- عرف الہادی صفحہ ۱۰۰-۱۰۹ (ترجمہ پراکتفا کیا گیا)

۳- فتاویٰ ثنائیہ ۶۸۵/۲

ہے۔^۱

- 4- مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے بھی یہی لکھا ہے۔^۲
 - 5- مولوی نذیر حسین دہلوی نے بھی مزنیہ کی لڑکی سے زانی کا نکاح جائز قرار دیا ہے۔^۳
 - 6- وہابی مولوی عبدالستار حماد نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔^۴
- سسر کا بہو سے جماع وزنا:**

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

و کذلک لو جامع زوجة ابنه لا تحرم علی ابنه

”اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی سے جماع کیا تو اسی کے بیٹے پر (یہ) عورت حرام نہیں ہوتی۔“^۵

وہابیوں کے شیخ اکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ سسر نے بہو سے زنا کیا تو بیٹے پر حرام نہیں ہوتی۔^۶

وہابی مولوی عبدالستار دہلوی کے فتاویٰ میں بھی اس طرح مرقوم ہے کہ بہو سے سسر کے زنا کرنے سے بیٹے پر یہ عورت حرام نہیں ہوتی۔^۷

سگی نانی، دادی اور بھانجے کی پوتی سے نکاح جائز ہے:

وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے سگی نانی دادی سے نکاح مباح اور جائز قرار دیا اور سوتیلے بھانجے کی پوتی سے نکاح کو جائز کر دیا۔^۸

- 1- فتاویٰ ستاریہ ۷۵/۴
- 2- نزل الامار ۲۱/۲
- 3- فتاویٰ نذیریہ ۲۳۰/۲
- 4- فتاویٰ اصحاب اللہ ص ۱/۲۲۹
- 5- نزل الامار ۲۸/۲
- 6- فتاویٰ نذیریہ ۲۲۹/۲
- 7- فتاویٰ ستاریہ ۱۱۸/۴، ۱۱۷/۴
- 8- کتاب التوحید والذیہ ص ۳۲۷

دہابی مولوی فقیر اللہ مدد اسی نے اپنے امرتسری کا یہ فتویٰ بمع سوال و جواب نقل کیا ہے کہ سگی نانی دادی سے نکاح جائز ہے۔^۱

عورت کو داڑھی والے کو دودھ پلانے کی اجازت ہے:

1- دہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی، قاضی شوکانی، نواب صدیق لکھتے ہیں:

يجوز ارضاع الكبير ولو كان ذالحمية لتجوز النظر۔

اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہوتا کہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے۔^۲

2- یہ درست ہے کہ عورت بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلا دے تاکہ اسے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔^۳

3- مولوی نور الحسن بھوپالی دہابی نے بھی یہی لکھا ہے اور نواب صدیق حسن نے بھی یہی لکھا ہے۔^۴

بیوی کا دودھ پینا جائز ہے:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

سوال: کسی شخص کو اپنی بیوی کا دودھ پینا حرام ہے یا حلال..... الخ۔

جواب:..... شیر زن کی حلت بالغ کے حق میں ثابت ہوتی ہے..... الخ۔^۵

اسی طرح اور مفہوم کا ایک فتویٰ دہابی مولوی نذیر حسین دہلوی نے بھی دیا ہے۔^۶

1- اہل حدیث امرتسر ۱۱/۳/ رمضان ۱۳۳۸ھ، اعلام غلق اللہ صفحہ ۲

2- نزل الابراہ ۲/۲/ ۷۷، کنز الحقائق صفحہ ۶۷، الدر المنیہ صفحہ ۲۳، رد المحتار النبیہ ۲/۷۷

3- لغات الحدیث ۵۳/۲ کتاب "ص"

4- عرف الہادی صفحہ ۱۳۰، التلخیص المقبول صفحہ ۵۳ طبع بھوپال، بدور الابلہ صفحہ ۲۱۶

5- فتاویٰ ثنائیہ ۳۱۲/۲

6- فتاویٰ نذیریہ ۱۵۸/۳

وہابیوں کی نماز کا عجیب منظر:

وہابی مولوی ابو الحسن لکھتے ہیں:

اسی طرح اگر منی اتر کر ذکر (آلہ تناسل) کے درمیان آوے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے یہاں تک کہ منی باہر نکلے، اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کے ہے۔^۱

اس عبارت پر مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے (مقیاس وہابیہ صفحہ ۵۱۵ پر) جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ قابل دید ہے۔

چند مسائل وہابیہ:

وہابی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

ولو ادخل ذكره في دبر نفسه لا يلزم الغسل الا بالانزال۔
”اگر کسی شخص نے اپنے عضو تناسل کو اپنے پچھلے حصہ ذہر میں داخل کیا تو اس پر غسل واجب نہیں ہے مگر یہ کہ انزال ہو جائے“۔^۲

ولو لف الشفة في حرقه ثم اوجمافان وجد لذة الجماع اغتسل ولا لا۔
”اگر کسی نے اپنا عضو تناسل پٹی میں لپیٹ کر عورت کی شرمگاہ میں داخل کیا تو اس صورت میں اگر جماع کا مزہ پایا تو غسل کرے گا ورنہ نہیں“۔^۳

ولو اتى عذراء ولم يزل عذرتها لا يجب الغسل ولو حبست۔
”اگر کسی نے کنواری لڑکی سے صحبت کی اور لڑکی کا پردہ نکارت زائل نہ ہوا تو غسل واجب نہیں:۔“ اگرچہ وہ لڑکی حاملہ ہو جائے“۔^۴

1- فتاویٰ حاکم ۱/۲۹

2- نزل ۱۱۱/۲۳

3- نزل ۱۱۱/۲۳

4- نزل ۱۱۱/۲۳

بحری کتا اور خنزیر حلال ہے:

وہابی نجدی محدث وحید الزماں لکھتے ہیں:

فمیتۃ البحر حلال سواء ماتت بنفسها أو بالاصطاد و المراد بصد البحر كل ما يعيش في البحر فاذا اخرج منه كان عيشه عيش المذبوح سواء كان سمكا أو بقرا أو غنماً أو كلباً أو خنزيراً۔

”سمندری مرنے والے حلال ہے خواہ وہ خود مرے یا شکار کیا گیا ہو اور سمندری شکار سے مراد ہر وہ چیز جو سمندر میں ہو جب اسے نکالا جائے تو اس کی زندگی ذبح کئے گئے جانور کی ہے اس میں مچھلی یا گائے یا بھیڑ بکری یا کتا یا خنزیر برابر ہیں۔“^۱

کتے کا پیشاب اور پاخانہ بھی پاک ہے:

وہابی نجدی محدث وحید الزماں لکھتا ہے:

وكذلك في بول الكلب و خراجه و الحق انه لا دليل على النجاسة۔
”اور اسی طرح کتے کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے اور حق بات یہ ہے کہ کتے کے پیشاب اور پاخانے کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔“^۲

خنزیر اور کتے کا جوٹھا اور لعاب پاک ہے:

وہابی نجدی محدث وحید الزماں لکھتا ہے:

و اختلفوا في لعاب الكلب و الخنزير و سورها و الاربع طهارته۔
”کتے اور خنزیر کے لعاب اور جوٹھے کے بارے اختلاف کیا ہے اور رائج بات یہ ہے کہ یہ پاک ہیں۔“^۳

1- کنز العمال ج 1 صفحہ 185 طبع بنگلور

2- نزہۃ الامم ج 1 صفحہ 50 طبع بنارس

3- نزہۃ الامم ج 1 صفحہ 49 جلد 1

منی، خواہ خشک ہو یا تر، گاڑھی ہو یا پتلی، پاک ہے:

وہابی نجدی محدث وحید الزماں لکھتا ہے:

و المنی طاهر سواء كان رطباً أو يابساً مغلطاً أو غير مغلط -

”اور منی پاک ہے جو تر ہو یا خشک، گاڑھی ہو یا پتلی۔“^۱

اصل میں وہابیوں کے نزدیک آکس کریم کھانا بدعت ہے لہذا انہوں نے شاید آکس کریم کی جگہ پر منی جو ہر طرح کی حالت کی ہو بطور آکس کریم کے تجویز کی ہے۔

تمام حلال اور حرام جانوروں کا پیشاب پاک ہے:

و بول ما یوکل لحمه و مالاً یوکل لحمه من الحيوانات ولا نجس عندنا۔

”اور حیوانات جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کا پیشاب ہمارے (وہابیوں نجدیوں کے) نزدیک ناپاک نہیں ہے یعنی پاک ہے۔“^۲

اصل میں وہابیوں نے سمجھا کہ پیسی کولا، کوکا کولا وغیرہ مشروبات تو بدعت ہیں لہذا کتا کولا، خنزیر کولا، گدھا کولا، بتل کولا، بچو کولا یہی پینے چاہئیں کیونکہ یہ بدعت نہیں ہیں۔

عورتوں کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے:

و المنی طاهر و كذلك رطوبة الفرج۔

”منی پاک ہے اور اسی طرح عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔“^۳

وہابیوں نے منی آکس کریم کا ذائقہ دہالا کرنے کیلئے اپنی وہابیوں کی شرمگاہوں کی رطوبت کو بھی پاک کر دیا ہے۔

1- نزل ۱۱۱ براہ جلد ۱ صفحہ 49

2- نزل ۱۱۱ براہ جلد ۱ صفحہ 49

3- نزل ۱۱۱ براہ جلد ۱ صفحہ 49

مردار اور خنزیر کے بال اور خنزیر کی ہڈیاں، سینگ، پٹھے، کھریاں اور چونچ بھی پاک ہیں:

و شعر الانسان و الميتة و الخنزیر طاهر و کذا عظمها و عصبها و حافرہا و قرنہا و منقارہا۔

”اور انسان اور مردار اور خنزیر کے بال پاک ہیں اور اسی طرح خنزیر کی ہڈیاں، پٹھے کھر، سینگ اور چونچ بھی پاک ہے۔“

گھوڑا، جنگلی گدھا اور جنگلی خچر حلال ہیں:

و ہابی محدث وحید الزماں لکھتا ہے۔

و اما الفرس فحلال و كذلك حمائر الوحش و بغل الوحش۔
”اور بہر حال گھوڑا حلال ہے اور اسی طرح جنگلی گدھا اور جنگلی خچر بھی حلال ہیں۔“

جنگلی بڑا اور جنگلی چوہا حلال ہیں:

فحلال..... و السنور الوحشی..... و الیربوع۔

”پس حلال ہے جنگلی بڑا اور جنگلی چوہا۔“

گدھ، کوا، چمگاڈ اور سیہہ حلال ہیں:

و یحل..... کوبر و نسر و رخم و عقق و لقلق و غراب و خفاش..... الخ۔

”اور حلال ہے جس طرح کہ گدھ، کوا، چمگاڈ اور سیہہ۔“

1- کنز الدقائق صفحہ 13

2- کنز الدقائق صفحہ 186

3- کنز الدقائق صفحہ 186

4- کنز الدقائق صفحہ 186

اگر کوئی مرد اپنی دہر میں اپنا یا (لوہے، لکڑی یا مُردے یا جانور کا) آلہ تناسل داخل کرے تو غسل فرض نہیں ہوتا:

وہابی محدث نواب وحید الزماں لکھتا ہے:

وَكُوْ دَخَلَ ذِكْرُهُ فِي دَهْرٍ نَفْسُهُ لَا يَلْزَمُ الْغُسْلَ -

”اور اگر اپنے آلہ تناسل کو اپنی دہر میں داخل کیا تو غسل لازم نہیں ہوتا“۔

وہابیوں نجدیوں کو کیسی کسی اپنا دل بہلانے کیلئے انگلیاں جو جھتی ہیں۔ اگر کوئی عورت نہ ملے تو اپنے ہی آلہ تناسل سے مزے اڑانے کی نرالی ترکیبیں وہابی مولوی اپنے وہابیوں کو بتاتے ہیں۔

اگر کوئی عورت لکڑی کا یا پیسوں کو جوڑ کر آلہ تناسل اپنی دہر میں داخل کرائے یا اپنی شرمگاہ میں داخل کرائے تو غسل فرض نہیں ہوتا صرف وضو ٹوٹتا ہے:

وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

وَلَا عِنْدَ دَخَالٍ مِنْ نَحْوِ خَشَبٍ أَوْ فُلُوسٍ لِلْمَسَاحِقَةِ فِي الدَّهْرِ وَ

الْقَبْلِ عَلَى الْقَوْلِ الْمَخْتَارِ فَيَنْتَقِضُ بِهِ الْوُضُوءُ -

”اور نہیں ہے غسل واجب لکڑی کا آلہ تناسل یا پیسوں کو جوڑ کر آلہ تناسل داخل

کرنے سے دہر میں یا سامنے کی عورت کی شرمگاہ میں۔ قول مختار پر اس سے

وضو ٹوٹ جائے گا“۔

اگر کوئی عورت اپنی دہر یا سامنے قبل میں انگلی داخل کرائے یا کسی غیر مرد یا نحسے یا مُردے یا بچے کا آلہ تناسل داخل کرائے اس صفائی سے کہ ہاتھ دہریا فرج کو نہ لگے تو وضو بھی نہیں ٹوٹتا:

وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں:

1- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 24

2- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 24

ولا عند ادخال اصبع و نحوه كآلة الاحتقان أو ذكر غير آدمي أو ذكر
خنثي أو ميت أو صبي لا يشتهي و ما يصنع من نحو خشب أو فلوس
للمساقعة في الدبر و القبل على القول المختار فينتقض به الوضوء ان
مس الذكر أو الدبر أو الفرج بلا حائل و آلا۔

”اور غسل واجب نہیں ہے انگلی داخل کرنے سے اور اسی طرح غیر آدمی کا آلہ
تاسل یا خمرے کا آلہ تاسل یا مردے کا آلہ تاسل یا بچے کا آلہ تاسل اشتہاء
کے بغیر داخل کرایا اور اسی طرح لکڑی کا، پیسوں کا آلہ تاسل دبر اور قبل میں
داخل کرانے سے قول مختار پر ذکر کے مس کرنے یا دبر یا شرمگاہ کے مس کرنے
سے بنا پر دے کے وضو ٹوٹ جائے گا لیکن اگر اس صفائی سے داخل کرایا کہ
ہاتھ چھو نہیں تو پھر وضو بھی نہیں ٹوٹا۔“

عورتوں کی دبر زنی کرنا حلال ہے:

وہابیوں کے محدث وحید الزماں لکھتا ہے:

اما مستحل طئي النساء في الدبر۔

”بہر حال عورتوں کی دبر میں وطی کرنا حلال ہے۔“

مرد و عورت ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا:

وہابی مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

ولا ينقض (الوضوء) بالقهقهة و لو من مصل بالغ في صلوة كاملة و

كذا من المرأة و الامرء و كذا بالمباشرة الفاحشة۔

”قبیحہ سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ بالغ اپنی نماز میں ہنسنے اور اسی طرح عورت کے
چھونے سے اور وہ لڑکا جس کی داڑھی ابھی نہ اُگی ہو اس کو چھونے سے وضو

1- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 24

2- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 46

نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح ننگے ہو کر مباشرت کرنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔^۱

اپنی انگلی پاخانہ کی جگہ داخل کی یا لکڑی یا لوہے کا آلہ تناسل اپنی دبر میں داخل کیا اگر خشک نکل آئے تو وضو نہ ٹوٹا:

وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

و كذا لو ادخل اصبعه في دبره فينتقض الوضوء ولو ادخل آلة الاحتقان أو خشبة أو حديدًا أو نحوه ثم اخرجها فان رطبته انتقض والا لا۔

”اور اسی طرح اگر اپنی انگلی کو اپنی دبر میں داخل کیا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر آلہ لکڑی یا لوہے کا یا اسی طرح کا اور آلہ تناسل پاخانہ کی جگہ داخل کیا پھر اس کو نکالا پس اگر دبر سے تر نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر تر نہ نکلا خشک نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔“^۲

شہوت کے وقت آلہ تناسل کو پکڑ لینے سے بعد ختم ہونے شہوت کے غسل واجب نہیں ہوتا:

نجدی محدث وہابی مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

فلو امسك الذکر حتی بطلت شهوته ثم خرج المني لا يلزمه الغسل۔
”پس اگر ذکر کو پکڑ لیا یہاں تک کہ اس کی شہوت ختم ہو گئی تو پھر منی خارج ہوئی تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا ہے۔“

کتے کی کھال کی جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے:

وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

۱- نزل ۱۱۱ براجلد ۱ صفحہ ۱۹

۲- نزل ۱۱۱ براجلد ۱ صفحہ ۲۰

و كذلك الكلب ويتخذ جلده مصلى و دلوۛ
 ”اور اس طرح کتے کی کھال کا جائے نماز اور ڈول بنائیں“۔^۱

کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے:

ولا تقصد صلوة حاملہ۔

”کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے“۔^۲

انسانی پیشاب میں گندم اور چنے بھگو دے جائیں اور وہ گندم اور چنے

پیشاب میں پھول جائیں تو اس کا کھانا دھو کر جائز ہے:

وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

ولو انتفخت الحنطة من بول الانسان أو المحص أو نحوه تنقع الماء و
 تجفف فتطهر۔

”اور اگر گندم یا چنوں میں یا کسی اور چیز میں اتنا انسانی پیشاب ڈالا کہ گندم اور
 چنے پھول گئے ان کو پانی میں ڈال کر نکال لیں اور خشک کر لو تو وہ پاک ہو
 گئے“۔^۳

جانور کے گوبر یا مینگنی یا جگالی میں جو ہو تو اس کو دھو کر کھالینا چاہئے:

ولو خرج شعير في بعر أو روث أو حتى يوكل بعد غسلہ۔

”اور اگر گوبر یا مینگنی یا جگالی سے چونکا تو اس کو دھو کر کھالیا جائے“۔^۴

نماز میں عورت کو بوسہ اور شہوت سے مس کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی:

وہابی مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

1- نزل الابرار جلد ۱ صفحہ 30

2- نزل الابرار جلد ۱ صفحہ 30

3- نزل الابرار جلد ۱ صفحہ 50 طبع بتارس 1328ھ

4- نزل الابرار جلد ۱ صفحہ 54 طبع بتارس

ولو قبل امرأۃ أو مسها بشهوة وهي في الصلوة لا تفسد الصلوة۔
 ”اور اگر عورت کا بوسہ لیا یا شہوت سے اس کو چھوا اور وہ عورت نماز میں تھی تو اس کی نماز نہیں ٹوٹی۔“^۱

چوہا شراب میں گرا پھر شراب سرکہ بن گئی تو وہ شراب پاک ہے:
 وہابی محدث مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

ولو وقعت في الخمر ثم تخلل فاخل طاهر۔

”اور اگر چوہا شراب میں گرجا پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو پاک ہے۔“^۲
 اگر کسی عورت نے حالت نماز میں خاوند کا بوسہ لے لیا تو بھی نماز نہیں ٹوٹی:
 وہابی نجدی مولوی وحید الزماں لکھتا ہے:

ولو قبلت المرأة زوجها و هو في الصلوة لا تفسد صلوة۔

”اور اگر عورت نے شوہر کا حالت نماز میں بوسہ لے لیا تو اس مرد کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔“^۳

وہابی مولویوں نے اپنے وہابی اور وہابیوں کو شہوت رانی کے کیسے کیسے گرتے ہیں اور اتنی کھلی چٹھی دی ہے کہ حالت نماز میں بھی تم وہابیوں کے ساتھ ایسی غلیظ حرکتیں کرتے رہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا نہ نماز ٹوٹے گی نہ وضو ٹوٹے گا۔

حالت روزہ میں مرد اپنے پاخانہ کی جگہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا:

وكذلك لو ادخل اصبعه في دبره لا يفسد الصوم۔

”اور اس طرح اگر مرد (وہابی) نے اپنی انگلی اپنی پاخانہ کی جگہ میں داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔“^۴

1- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 54

2- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 54

3- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 111

4- نزل الابرار جلد 1 صفحہ 229 طبع بنارس

روزے کی حالت میں وہابیوں کو مزے لینے کیلئے کیسی انگلیاں سمجھتی ہیں۔
اگر کسی عورت نے روزہ کی حالت میں اپنی انگلی اپنی شرمگاہ میں داخل کی تو
روزہ نہیں ٹوٹے گا:

وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے:

أو ادخلت اصبعها في فرجها لا يفسد الصوم۔

”یا عورت نے اپنی انگلی اپنی شرمگاہ کے اندر داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔“

حالت روزہ میں وہابی نجدی مولویوں نے مزے لینے کیلئے اپنی وہابیوں کو بھی طریقے
سکھائے تاکہ جس طرح ہم اپنی دُبروں میں انگلیاں لے لے کر مزے اٹھاتے ہیں ہماری
وہابیتیں بھی کہیں محروم نہ رہ جائیں وہ بھی اپنی انگلیاں اپنی شرمگاہوں میں لے کر مزے
اڑائیں اور طرح طرح کے لطف اٹھائیں۔

عورتوں کے ساتھ ان کے فرج کے علاوہ حالت روزہ میں جماع کیا جاسکتا
ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

وہابی محدث وحید الزمان لکھتا ہے:

ولو جامع امرأته فيما دون الفرج ولم ينزل لم يفسد۔

”اور اگر اپنی عورت کے ساتھ فرج کے علاوہ جماع کیا اور انزال نہ ہوا تو روزہ
نہیں ٹوٹے گا۔“

عورتوں کے ساتھ زبردستی جماع کر لینے سے عورتوں کو روزے کی قضا نہیں پڑتی:

وہابی محدث لکھتا ہے:

أما على المرأة فلا يجب إلا القضاء ولو أكرهت فلا قضاء عليها أيضاً

علی القول الراجح۔

”بہر حال عورت پر تضا جماع کروانے کی صورت میں ہے اور اگر زبردستی عورت کے ساتھ جماع کر لیا گیا ہے تو عورت پر روزے کی تضا، قول راجح کے مطابق نہیں پڑے گی یعنی عورتوں کا روزہ بھی نہ ٹوٹا“۔^۱

جانوروں، مردوں یا بچوں کے ساتھ حالت روزہ میں بد فعلی کرنے سے کفارہ نہیں لازم آتا:

وہابی محدث وحید الزمان لکھتا ہے:

و كذلك لا كفارة على من جامع بهيمة أو ميتة أو حييًّا۔
”اور اسی طرح اس شخص پر کفارہ نہیں ہے جس نے جانور یا مردے یا بچے کے ساتھ بد فعلی کی ہو“۔^۲

قارئین کرام! یہ ہے وہابی فرقے کی تہذیب و تمدن۔ اسی وجہ سے آئے دن اخبارات میں آپ وہابی مولویوں کی سیاہ کاریوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں۔

عورت کو بری نظر سے دیکھنے سے بصورت انزال روزہ نہیں ٹوٹتا:

وہابی محدث وحید الزمان لکھتا ہے:

ولو نظر الى امرأة أو تفكر فانزل لا يفسد صومه۔
”اور اگر عورت کی طرف نظر کی یا تفکر کیا تو انزال ہو گیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا“۔^۳

1- نزل الامراء جلد 1 صفحہ 231

2- نزل الامراء جلد 1 صفحہ 231

3- نزل الامراء جلد 1 صفحہ 228 طبع بنارس

حالت اعتکاف میں بلا شہوت عورت کی دبر زنی سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا:

وحید الزمان وہابی محدث لکھتا ہے:

فإن باشر دون الفرج بغير شهوة فلا بأس۔

”پھر اگر حالت اعتکاف میں عورت کے ساتھ فرج کے علاوہ مباشرت کی تو کوئی حرج نہیں ہے یعنی جائز ہے۔“

حرفِ آخر

فقہ حنفی پر اعتراضات کرنے والوں کو صرف ان کے گھر کا مختصر نمونہ مجبوراً دکھلایا ہے اس لیے کہ فقہ حنفی کے خلاف جس طرح ان وہابیوں نے طوفان بد تمیزی برپا کیا ہوا ہے ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ اپنے وہابی اکابر کے ان اقوال و فقہ کو پر دھوا در ڈوب مرو۔
بحمد اللہ فقہ حنفی قرآن و سنت کا نچوڑ ہے اور وہابیت قرآن و سنت سے متصادم ہے۔



WWW.NAFSEISLAM.COM